Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
18

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7/شعبان 1438 ہجری قمری   4/ہجرت 1396 ہجری شمسی   4/مئی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 28/اپریل 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ — خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے — جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے، جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں، اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کیلئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم اِن زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کیلئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 18 تا 20)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اپنے بچوں کو روزانہ قرآن کریم پڑھائیں اور انہیں روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں

انصار کی ذمہ داری ہے کہ وہ تقویٰ میں ترقی کریں تا کہ وہ اپنے بچوں کے لئے ایک اچھا نمونہ بن سکیں

اگر انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں گے اور ان ذمہ داریوں کو ہر ممکن کوشش کر کے ادا کریں گے تو ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلیں جماعت کے ساتھ پختگی کے ساتھ وابستہ رہیں گی اور اخلاص و وفا میں ترقی کریں گی

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ لائبیریا (مغربی افریقہ) منعقدہ دسمبر 2016

مجلس انصار اللہ لائبیریا (مغربی افریقہ) نے مورخہ 17-18 دسمبر 2016ء کو بمقام احمد آباد اپنا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ 17 دسمبر 2016ء کو دوپہر کے وقت اجتماع کا آغاز ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب صدر مجلس انصار اللہ لائبیریا نے انصار اللہ کا جھنڈا جبکہ مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر جماعت لائبیریا نے لائبیریا کا قومی پرچم لہرایا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع کیلئے ازراہِ شفقت پیغام بھی بھجوایا جو مکرم عبد الرحمٰن ماساکوئے صاحب پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ جونیئر ہائی اسکول احمد آباد نے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سُنایا۔ حضور انور کے بصیرت افروز پیغام کا اُردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل 28۔اپریل 2017 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے عزیزو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکارو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جماعت کی ترقی کے لئے اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے مجلس انصار اللہ کا ایک اہم کردار ہے جو انہوں نے ادا کرنا ہے۔ اگر انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں گے اور ان ذمہ داریوں کو ہر ممکن کوشش کر کے ادا کریں گے تو ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلیں جماعت کے ساتھ پختگی کے ساتھ وابستہ رہیں گی اور اخلاص و وفا میں ترقی کریں گی۔ اگر ہم تقویٰ کی راہوں پر چلیں گے اور آئندہ نسلوں کو جماعت سے وابستہ کرنے کی ذمہ داری کو ادا کریں گے تو ہمارا مستقبل اور ہمارے بچوں کا مستقبل محفوظ ہو جائے گا۔

بیعت کے وقت ہر احمدی وعدہ کرتا ہے کہ وہ تقویٰ اور بلند اخلاقی اقدار کے حصول میں ترقی کرے گا۔ ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ جھوٹ، عداوت، فسق و فجور، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت کو ترک کریں گے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کرنی چاہئے خواہ ابتلا کا وقت ہو یا خوشحالی کا وقت ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اتباع کرنی چاہئے۔ غرور اور تکبر کو ترک کرنا چاہئے ۔ عاجزی اور انکساری دکھانی چاہئے ۔ بلند اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ انصار کی ذمہ داری ہے کہ وہ تقویٰ میں ترقی کریں تا کہ وہ اپنے بچوں کے لئے ایک اچھا نمونہ بن سکیں ۔ دعوت الی اللہ کا کام دعاؤں کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا اور اس کا ترجمہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ اپنے بچوں کو روزانہ قرآن کریم پڑھائیں اور انہیں روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے عہدوں کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوں ۔ آمین ۔

والسلام

مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس)

خطبہ نکاح سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اپریل 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاح پڑھاؤں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ حنا شہاب بنت مکرم مظفر احمد شہاب صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم محمد بلال متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم محمد یحییٰ صاحب کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سلمہ مریم سہیل بنت مکرم ملک عبد السمیع سہیل صاحب کا ہے جو عزیزم مبشر احمد شاہد ابن مکرم شاہد عمر ناصر صاحب کے ساتھ بیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ Mounia Amazouz آف مراکش کا ہے جو مکرم عبد اللہ Amazouz صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ مکرم عطاء الحبیب خالد صاحب ابن مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ ابراہیم اخلف صاحب لڑکی کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا۔

مکرم ابراہیم اِخلف صاحب سے انگریزی میں ایجاب و قبول کرواتے ہوئے سہواً حق مہر کا ذکر رہ گیا اور انہوں نے نکاح کو منظور کر لیا تو اس پر حضور انور نے مکرم ابراہیم اِخلف صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

Ikhlaf Sahib I did not mention Haq Mehr and you said I agree, without Haq Mehr!

اور پھر حضور انور نے دعا کروانے سے قبل فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 31رمارچ 2017)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8رمارچ 2017 بروز بدھ صبح 11 بجے محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ حنیفاں بی بی صاحبہ (بنت مکرم لال دین صاحب اوٹھی مرحوم) جماعت شرلی، یو.کے

4رمارچ 2017ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چھوٹی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ بیعت کی توفیق پائی۔ آپ بہت نیک، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کی پابند بزرگ خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں اور چندہ جات کی مکمل ادائیگی سال کے آغاز میں ہی کرنے کا اہتمام کرتی تھیں۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کے خطبات بڑی باقاعدگی سے بار بار سنا کرتی تھیں۔ آپ مکرم طارق اسلام صاحب مرحوم مربی سلسلہ کینیڈا اور مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یو.کے کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ابوبکر بوابوا (Bwabwa) صاحب (زیمبیا)

22رفروری 2017ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 1960ء میں کانگو سے ہجرت کر کے اپنی فیملی سمیت زیمبیا آئے۔ 1972ء میں جماعت زیمبیا کا قیام ہوا تو آپ نے اوّلین بیعت کرنے والوں کی صف میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ اپنی فیملی میں اکیلے احمدی تھے اور آخر دم تک پوری وفا اور استقامت کے ساتھ اپنے عہد بیعت کو نبھاتے رہے۔ لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ لوساکا کے صدر رہے۔ آپ بہت نیک سیرت، سادہ مزاج، نمازوں میں باقاعدہ، ہمدرد و شفیق، دیانتدار، جماعت اور خلافت سے بے پناہ محبت رکھنے والے اور مالی قربانی کرنے والے مخلص انسان تھے۔ اپنے عمدہ اخلاق کی بنا پر غیر احمدی مسلمانوں میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

(2) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (چک نمبر 87 شمالی ضلع سرگودھا)

14رستمبر 2016 کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ لمبا عرصہ صدر جماعت اور امیر حلقہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ ضلعی اصلاحی کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ 1974ء کے پُرآشوب دَور میں احباب جماعت کی نمایاں خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ ایک جھوٹے مقدمہ میں اڑہائی ماہ تک اسیر بھی رہے۔ غیراز جماعت شرفاء کے ساتھ وسیع تعلقات تھے۔ لوگوں کے مسائل بڑی خوش اسلوبی سے حل کروایا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ صف اول میں رہے۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ہمہ وقت جماعتی خدمت کیلئے تیار رہتے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ مقصوداں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم) جرمنی

28رنومبر 2016ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، جماعت کے ساتھ مضبوط اور خلافت کے ساتھ عشق و وفا کا تعلق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(4) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم فاروق احمد صاحب) بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ،

مکرم مقصود احمد صاحب (ابن مکرم فاروق احمد صاحب)

مکرمہ راشدہ مقصود صاحبہ (اہلیہ مکرم مقصود احمد صاحب)

7رنومبر 2016ء کو ایک ٹریفک حادثہ میں ان تینوں کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کی عمر 48 سال، مکرم مقصود احمد صاحب کی عمر 32 سال اور مکرمہ راشدہ مقصود صاحبہ کی عمر 21 سال تھی۔ تینوں مرحومین اعلیٰ اخلاق کے مالک، خلافت سے محبت اور نظام جماعت سے تعاون کرنے والے، باقاعدگی سے چندے ادا کرنے والے، نیک باوفا اور مخلص وجود تھے۔

(5) مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب) دار النصر وسطی ربوہ

7راگست 2016 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا محبت کا تعلق تھا۔ جماعتی کاموں میں ہر ممکن تعاون کرنے والی اور حسب توفیق مالی قربانی کرنے والی نیک بزرگ خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

خطبہ جمعہ

ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ عین موقع پر کام شروع کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ کام ہو جائے گا
اللہ کا فضل ہے بعض کام ہنگامی طور پر ہو بھی جاتے ہیں اور جس طرح جماعت احمدیہ کے کام ہوتے ہیں شاید کسی اور کے نہ ہو سکیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے planning نہ کی جائے

اللہ تعالیٰ انتظامیہ کو عقل اور سمجھ بھی دے اور خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے سے ان کو بچائے اور حقائق سمجھتے ہوئے یہ کام کرنے والے ہوں
آپ لوگوں نے اپنے عہدیدار منتخب کئے ہیں تو آپ کا فرض بھی بنتا ہے کہ انکے کاموں میں اُٹکل پیدا کرنے کیلئے اور عقل پیدا کرنے کیلئے ان کیلئے باقاعدہ دعا بھی کرتے رہا کریں

جماعت تو انشاء اللہ بڑھنی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اس لئے جو بھی جگہیں ہم لیں گے چھوٹی ہوتی جائیں گی
لیکن ایک جگہ لے کر پھر اپنی سستی کی وجہ سے کئی سال استعمال نہ کر کے یہ کہہ دیں کہ یہ جگہ بھی تنگ ہو گئی تو یہ کوئی جواب نہیں، نہ عقلمندی ہے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب شہید آف سبزہ زار لاہور، مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری انڈیا اور
مکرمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

ان لوگوں کے بعض اوصاف ایسے ہیں جو جماعت کے ہر طبقے کیلئے نیک مثال ہیں اور یہی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہتوں کیلئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ بہت سوں کیلئے ان میں سبق ہیں۔ ہر ایک کی سیرت کے پہلو جو میرے سامنے لائے گئے ہیں یا جو مجھے علم تھے وہ ایسے ہیں جو مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (الاحزاب:24) کے مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں۔ جو اپنے عہدوں اور اپنی نیّتوں اور ارادوں کو پورے کرنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 ؍اپریل 2017ء بمطابق 14؍شہادت 1396 ہجری شمسی بمقام Raunheim، فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جمعہ کیلئے جماعت نے یہاں آج جو جگہ لی ہے اور اگلے جمعہ کیلئے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ یہاں جمعہ ہوگا، یہاں ایئر پورٹ نزدیک ہونے کی وجہ سے اور جہازوں کی آمدورفت کی وجہ سے جہازوں کا شور ہو سکتا ہے۔ شاید بعض وقت بہت زیادہ ہو جائے۔ میں کوشش کروں گا کہ میری آواز شور کے باوجود پہنچتی رہے اور الفاظ بھی آپ کو سمجھ آتے رہیں۔ اگر تو اس حد تک شور ہے جیسا اب ہے تو یہ تو قابل برداشت ہے۔ یہ ہوا کے رخ پر بھی منحصر ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہوا کا رخ اس طرف ہو تو آواز زیادہ آئے گی، اگر الٹی طرف ہو تو پھر کچھ کم آئے گی۔ بہرحال جگہ کی تنگی کی وجہ سے بیت السبوح میں جمعہ ہو نہیں سکتا تھا اور جماعت کو مناسب قیمت پر کوئی اور جگہ یا ہال، یہ کہتے ہیں ہمیں مل نہیں سکا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اگر وقت پر کوشش کرتے تو یہ مل بھی سکتا تھا۔ لیکن ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ عین موقع پر کام شروع کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ کام ہو جائے گا۔ اللہ کا فضل ہے بعض کام ہنگامی طور پر ہو بھی جاتے ہیں اور جس طرح جماعت احمدیہ کے کام ہوتے ہیں شاید کسی اور کے نہ ہو سکیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے planning نہ کی جائے۔ یہی خوش فہمی اور عدم توجہ اور اہمیت کا احساس نہ ہونا ہے جس کی وجہ سے بیت السبوح کے ساتھ جو نئی خریدی ہوئی عمارت بیت العافیت ہے وہاں ابھی تک جمعہ یا کسی قسم کے پروگرام کرنے کی اجازت نہیں ملی۔

گزشتہ سال جب میں جلسے پر آیا تھا تو بیت السبوح میں جمعہ پڑھایا گیا تھا اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے عورتوں اور اردگرد کی جماعتوں کو بھی روکا گیا تھا کہ جمعہ پر نہ آئیں۔ اُس وقت میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہا تھا کہ بیت العافیت کے استعمال کی اجازت جلدی لیں تا کہ اس قسم کی دقّتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میرے خیال میں یا کم از کم ان کی رپورٹوں کے مطابق سنجیدگی سے اب یہ اس وقت سے کوشش کر رہے ہیں لیکن کونسل بعض چھوٹے چھوٹے اعتراض لگاتی چلی جا رہی ہے۔ تو یہ باتیں ان کو پہلے مدّنظر رکھنی چاہئے تھیں کہ کونسل کوئی ان کے زیر انتظام نہیں ہے کہ جائیں گے اور کلیئرنس لے لیں گے۔ جب عمارت خریدی گئی تھی اس وقت سے سنجیدگی سے اور فوری طور پر اس کے استعمال کی اجازت اور جو بھی تبدیلیاں کرنی تھیں اس پر کام شروع ہو جانا چاہئے تھا اور اگر وہ کام شروع ہوتا تو آج اتنی دقّت نہ ہوتی۔ گو ان کے خیال میں آج کی یہ جگہ بہت بڑی تھی اور ایسٹر کی چھٹیوں کی وجہ سے لوگوں کے زیادہ آنے کی وجہ سے یہ جگہ بھی کم ہو رہی ہے اور یہ تنگی بیت العافیت میں بھی ہو سکتی تھی لیکن عمومی جمعے وہاں ادا کئے جا سکتے تھے۔ دو تین سال ہو گئے ہیں عمارت خریدے ہوئے اور ابھی تک اس کے استعمال میں بعض روکیں ہیں۔ اس وقت جب یہ عمارت خریدی گئی تھی دنیا کے حالات بھی کچھ بہتر تھے۔ مسلمانوں کے حوالے سے کچھ بہتر حالات تھے اور اس وجہ سے جلدی اجازت بھی مل سکتی تھی اگر اُس وقت کام شروع ہوتا۔ لیکن آج مسلمانوں کے بارے میں جو اُن کے تحفظات ہیں وہ بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے دقّتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ شاید امیر صاحب اور انتظامیہ یہ کہے کہ یہ وجہ نہیں ہے، اس طرح ہونا ہی تھا۔ لیکن بہرحال یہ ان لوگوں کی سستی ہے اور ہر کام کو لٹکانے کی عادت بھی ہے جس کی وجہ سے آج ہمیں دقّتیں پیش آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انتظامیہ کو عقل اور سمجھ بھی دے اور خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے سے ان کو بچائے اور حقائق سمجھتے ہوئے یہ کام کرنے والے ہوں۔ آپ لوگوں نے اپنے عہدیدار منتخب کئے ہیں تو آپ کا فرض بھی بنتا ہے کہ ان کے کاموں میں اُٹکل پیدا کرنے کیلئے اور عقل پیدا کرنے کیلئے ان کیلئے باقاعدہ دعا بھی کرتے رہا کریں۔

بہرحال چند منٹ میں ہی ہم نے تین چار جہاز گزرنے کی آوازیں سن لیں، یہ تو برداشت کرنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہی ہو سکتی تھی کہ محدود تعداد میں لوگوں کو جمعہ پر آنے کیلئے کہا جاتا اور عورتوں پر بھی پابندی لگا دی جاتی۔ پاکستان میں یا ان ملکوں میں جہاں جماعت کی مخالفت ہے اور حالات کی وجہ سے عورتوں کو جمعہ پہ آنے سے روکا جاتا ہے۔ اسی دوران جمعے مختلف جگہوں پر پڑھے جاتے ہیں، ایک مرکزی جگہ پر نہیں پڑھے جاتے۔ الجزائر میں تو مکمل پابندی ہے کہ کسی سینٹر میں بھی بلکہ گھروں میں بھی جمعہ نہیں ہو سکتا۔ تو وہاں تو ظالمانہ قانون اور دشمن کے خوف کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے اور یہاں جہاں مذہبی آزادی ہے یہاں یہ روکیں لگانا ہماری سستی اور معاملات کی اہمیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوگا اور ہو رہا ہے۔ بہرحال دعا کریں کہ آئندہ جمعہ کے لئے یعنی آئندہ آنے والا جمعہ تو نہیں لیکن آئندہ جب بھی آنے کا پروگرام بنے گا انشاء اللہ تو اس وقت بیت العافیت کے استعمال کی اجازت مل جائے یا کم از کم ان کو ایسی جگہ میسر آئے جہاں سب آرام سے سموئے جائیں، سمٹے جائیں۔ یہ تنگی وہاں بیت العافیت میں بھی کچھ وقت کے لئے تو دور ہو سکتی ہے۔ جماعت تو انشاء اللہ بڑھنی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اس لئے جو بھی جگہیں ہم لیں گے چھوٹی ہوتی جائیں گی لیکن ایک جگہ لے کر پھر اپنی سستی کی وجہ سے کئی سال استعمال نہ کر کے یہ کہہ دیں کہ یہ جگہ بھی تنگ ہو گئی تو یہ کوئی جواب نہیں، نہ عقلمندی ہے۔

بہرحال آج کے خطبہ کیلئے پہلے تو میں نے کچھ اور مضمون لیا تھا لیکن پھر بعض مرحومین کا جنازہ پڑھانا تھا تو ان کی کچھ باتیں سامنے آ گئیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ آج انہی کا ذکر کروں گا جن میں سے ایک شہید ہے، ایک مربی سلسلہ ہے اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ ان لوگوں کے بعض اوصاف ایسے ہیں جو جماعت کے ہر طبقے کیلئے نیک مثال ہیں۔ اور یہی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہتوں کیلئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ بہت سوں کیلئے ان میں سبق ہیں۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ بجائے ان مرحومین کے مختصر ذکر کے کچھ کھول کر انکے بارے میں بیان کروں۔ ہر ایک کی سیرت کے پہلو جو میرے سامنے لائے گئے ہیں یا جو مجھے علم تھے وہ ایسے ہیں جو مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (الاحزاب:24) کے مصداق ان لوگوں کو بناتے ہیں۔ جو اپنے عہدوں اور اپنی نیّتوں اور ارادوں کو پورے کرنے والے لوگ تھے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

ان میں سے پہلے ہمارے شہید بھائی پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ہیں جو گزشتہ جمعہ شہید کئے گئے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریٹائرڈ اشفاق احمد صاحب، شیخ سلطان احمد صاحب لاہور کے بیٹے تھے۔ ان کی عمر 68 سال تھی۔ گزشتہ جمعہ یہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنی کار میں بیت التوحید جا رہے تھے کہ راستے میں ایک موٹر سائیکل سوار معاند احمدیت نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ کہتے ہیں تفصیلات کے مطابق وقوعہ کے روز شہید مرحوم اپنے بارہ سالہ پوتے عزیزم شاہ زیب اور حلقہ سبزہ زار کے ایک احمدی دوست مکرم ظہیر احمد صاحب کے ساتھ اپنی کار میں جمعہ کے لئے مسجد جا رہے تھے۔ شہید مرحوم خود گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے۔ ان کا پوتا آگے دوسری سیٹ پر بیٹھا تھا۔ دوسرے دوست پیچھے بیٹھے تھے۔ سبزہ زار سے ملتان روڈ پہنچے جہاں سڑک زیر تعمیر ہونے کی بنا پر ٹریفک رکا ہوا تھا۔ ان کی گاڑی رکتے ہی ہیلمٹ پہنے ہوئے ایک موٹر سائیکل سوار شخص نے ڈرائیونگ سیٹ کے قریب آ کر ان کی کنپٹی پر پستول رکھ کر گولی چلا دی اور فرار ہو گیا۔ فائر لگنے سے گولی کنپٹی سے آر پار ہو گئی اور موقع پر ہی آپ نے جام شہادت نوش کیا اور دوسرے دونوں محفوظ رہے ان کو انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ شہید مرحوم کے دادا مکرم شیخ عبد القادر صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لدھیانہ تشریف آوری کے زمانے میں ہوا۔ آپ کے خاندان کا تعلق سنگرور مشرقی پنجاب انڈیا سے تھا۔ اس علاقے کے ایک بزرگ مکرم پیر میراں بخش صاحب نے احمدیت قبول کرنے کے بعد شہید مرحوم کے دادا کو احمدیت

قبول کرنے کی طرف دعوت دی۔اس پر شہید مرحوم کے دادا نے مع خاندان احمدیت قبول کرلی۔ پاکستان کے قیام سے قبل شہید مرحوم کے دادا وفات پا گئے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کی دادی محترمہ عائشہ صاحبہ نے خاندان کی سر براہی کرتے ہوئے خاندان کے ہمراہ انڈیا سے پاکستان لاہور ہجرت کی۔ کچھ عرصہ کیمپ میں رہنے کے بعد پھر سنت نگر لاہور میں رہائش اختیار کی جہاں شہید مرحوم کی 1949ء میں پیدائش ہوئی۔ چند سال بعد یہ خاندان ربوہ میں منتقل ہوگیا۔شہید مرحوم کی ابتدائی تعلیم ربوہ کی ہے۔میٹرک پاس کرنے کے بعد ویٹرنری کالج لاہور میں داخلہ لیا۔پھر دوبارہ ان کی فیملی اس وجہ سے لاہور منتقل ہوگئی۔ایم۔ایس۔سی ویٹرنری کرنے کے بعد ویٹرنری کالج میں بطور لیکچرر ملازمت اختیار کی اور پھر پروفیسر کے عہدے تک ترقی ہوئی۔مرحوم کے والد شیخ سلطان احمد صاحب پنجاب پولیس میں سب انسپکٹر تھے اور پھر ایف ایس ایف (FSF) جب بنی ہے تو وہاں انسپکٹر کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔تہجد گزار اور مہمان نوازی اور خدمت خلق کرنے والے،عہدیداران کی اطاعت کرنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے اور نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بلند اخلاق اور ملنسار ہونے کی وجہ سے اپنے سٹوڈنٹ اور ساتھی پروفیسروں میں یکساں مقبول تھے۔ اپنے ساتھی پروفیسروں کو اکثر گھر پہ کھانے پہ بلا لیا کرتے تھے اور جماعت کا مؤثر انداز میں تعارف کرواتے۔اس وجہ سے بعض اوقات آپ کو دھمکیاں بھی ملتی تھیں لیکن کبھی پرواہ نہیں کی بلکہ کہا کرتے تھے یہ تو معمولی بات ہے۔بچپن سے ہی شہید مرحوم کو جماعتی خدمت کا جذبہ بہت زیادہ تھا اور جماعتی اور تنظیمی سطح پر مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق ملی۔حلقہ سبزہ زار میں رہائش پذیر ہونے کے بعد حلقہ کے صدر اور نائب زعیم اعلیٰ کے طور پر احسن رنگ میں خدمت کی توفیق ملی۔اس سال آپ کی تقرری بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہوئی تھی اور بڑے اچھے انداز میں آپ نے اپنی دعوت الی اللہ کا آغاز کیا تھا، پروگرام بنائے تھے۔ان کی اہلیہ کو جوڑوں کی بیماری تھی، بڑا لمبا عرصہ بیمار رہیں اور بڑی خوشی سے انہوں نے ان کی بھی خدمت کی اور گزشتہ سال دسمبر میں ان کی اہلیہ کی وفات ہو گئی تھی۔ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ایک لے پالک بیٹا ہے اور اسی کے دو بچے ہیں شاہ زیب اور شاذیل جوان کے پاس لاہور میں رہتے ہیں اور ان میں سے ایک بچہ جمعہ پہ جاتے ہوئے ان کے ساتھ تھا۔ان کے ایک بھائی الیاس صاحب برمنگھم میں رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ بہت شفیق بھائی تھے۔ چھوٹے بھائیوں کا بڑے بھائی کی طرح نہیں بلکہ باپ کی طرح خیال رکھا۔ ہماری تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔نماز اور اس کا ترجمہ، قرآن کریم سب کچھ ہم نے آپ سے سیکھا۔اپنے چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھتے تھے۔تعلیم میں بھی آپ نے ہمیشہ ہماری مدد اور رہنمائی کی۔سکول جا کر ہمارے اساتذہ کو ملتے اور ہمارے بارے میں فکر مند رہتے۔ جماعتی پروگراموں میں بڑے اہتمام سے ہمیں تیار کر کے ساتھ لے جاتے۔مختلف علمی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے تیار کرتے۔نماز باجماعت کے لئے ساتھ لے کر جاتے۔ (اگر بڑے بھائی اپنے چھوٹے بھائیوں کو اور والدین بھی بچوں کو اسی طرح ساتھ لے جانے لگیں تو ہماری مسجدوں کی حاضری کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔)اور پھر کہتے ہیں کہ جماعتی ڈیوٹیوں میں ہمیشہ پہلے ہمیں لے کر جاتے۔

شہید مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں خواب دیکھی تھی۔ان کے بھائی کہتے ہیں کہ آپ کی شہادت کے دو دن بعد اچانک مجھے وہ یاد آئی۔وہ خواب شہید مرحوم نے اس طرح بیان کی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے محلے کی ایک مسجد جو کہ غیر از جماعت کی ہے وہاں اعلان ہو رہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع وفات پا گئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ گھر کے لیٹر بکس میں ایک چُھری پڑی ہوئی ہے۔اس وقت انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی تھی کہ چھری دیکھنے سے مراد جماعت کو قربانیاں دینی پڑیں گی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے اعلان سے یہ مراد ہوسکتی ہے کہ ان کے دَور میں جماعت اتنی ترقی کرے گی کہ وفات کا باقاعدہ سپیکروں پر اعلان ہوگا۔تو ان کے خیال میں تو یہ۔بہرحال ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جو اعلان ہوتا رہا اس لحاظ سے وہ خواب بھی پوری ہوگئی اور انہوں نے چھری جو دیکھی تھی وہ ان کی شہادت کی طرف اشارہ تھا۔ان کے بھائی نے یہ تعبیر کی ہے اور یہی صحیح تعبیر لگتی ہے کہ شہادت کی طرف اشارہ تھا، وہ بھی ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہم پر سبقت لے گئے۔شہادت کے مرتبہ کو پا کر خاندان کا نام روشن کیا۔خاندان کے پہلے شہید بن کر ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے مثال چھوڑ گئے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ان کے چھ بھائی اور ایک بہن ہیں جو تقریباً سارے باہر ہی ہیں۔

دوسرے مرحوم جن کا ذکر کرنا ہے وہ مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری انڈیا ہیں۔ 7/اپریل 2017ء کو دریائے گوداوری میں ڈوب جانے سے 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ حادثہ کے روز آپ مکرم امیر صاحب سکندر آباد اور احباب جماعت کے ساتھ وانگل پوڑی (Vangalapudi) جماعت میں نماز فجر کے بعد دریا پر گئے۔ اچھی تیراکی جانتے تھے۔وہاں بعض احباب کے ساتھ تیراکی کے دوران لاپتا ہو گئے۔ پھر مچھیروں کی مدد سے ایک گھنٹہ کی تلاش کے بعد دریا کے کنارے ان کی لاش ملی۔مرحوم کے والد مکرم اے شاہ الحمید صاحب اپنے علاقے کا واشیری کیرالہ کے سب سے پہلے احمدی تھے۔انہی کے ذریعہ وہاں جماعت قائم ہوئی جبکہ آپ کی والدہ محترمہ چیلہ کنو کی ابتدائی احمدیوں میں سے تھیں۔مرحوم 2000ء میں قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر صوبہ آندھرا اور تلنگانہ میں مختلف جگہوں پر کامیاب مبلغ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔چنتہ کنٹہ کی بڑی جماعت میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔آپ نہایت حکمت سے تربیت کر کے اپنے ماتحت جماعتوں کو سنبھال رہے تھے۔ وفات کے وقت بطور مبلغ انچارج ضلع ایسٹ گوداوری تعینات تھے۔انکی اہلیہ کہتی ہیں کہ بعض ایسی جگہوں پر بھی رہنا پڑا جہاں صرف جماعتی سینٹر قائم تھے۔وہاں پر اہلیہ اور بچوں کو لے کر نماز پڑھا کر درس دیتے تھے اور یہ سلسلہ وفات سے ایک روز پہلے تک جاری رکھا۔

مربیان کیلئے، مبلغین کیلئے اس میں سبق ہے کہ اگر جماعتیں دُور دُور کی ہیں، کوئی نہیں آتا تب بھی نمازیں باجماعت ہونی چاہئیں، چاہے اپنے گھر والوں کے ساتھ پڑھیں۔

پھر ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ جب آپ کاماریڈی میں متعین تھے تو وہاں لیفلیٹس تقسیم کرنے پر آپ کی مخالفت بڑھ گئی۔ پکڑے گئے، مخالفین نے خوب مارا پیٹا۔لیکن آپ محض اللہ کے فضل سے بال بال بچ گئے۔اس کے بعد اہلیہ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ یہاں تو بڑے خطرناک حالات ہیں، دشمنی ہے، مخالفت ہے، کیرالہ میں تبادلہ کی درخواست کر دیں کیونکہ آپ کی دشمنی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔تو کہنے لگے کہ ہم تو تبادلہ کروا کر چلے جائیں گے اور مَیں دشمنی کا حوالہ دے کے مرکز کو لکھوں گا تو مرکز شاید تبادلہ بھی کر دے۔لیکن یہاں کے مقیم احمدیوں کا کہاں تبادلہ کریں گے؟ ان کے لئے تو دشمنی اسی طرح قائم ہے۔تو کہتے ہیں مخالفت سے ڈر کے جانا یہ صحیح بات نہیں ہے اس لئے ہمیں اپنے وقف کے عہد کو پورا کرنا چاہئے۔ہم وقف کر کے آئے ہیں اور جیسے بھی حالات ہیں ہمیں یہاں رہنا ہے اور ہمیں رہنا چاہئے۔ یہی کہا کرتے تھے کہ اگر شہادت کی توفیق مل گئی تو پھر اس سے بڑا انعام کیا ہے؟ اس لئے ہمیں یہیں رہنا ہے۔

اسی طرح سادگی کا یہ حال تھا کہ اہلیہ بتاتی ہیں کہ کوئی فرنیچر کبھی نہیں خریدا تھا۔گھر میں کوئی ذاتی فرنیچر نہیں تھا اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہم وقف زندگی ہیں۔ جماعت جہاں کہتی ہے ہم نے وہاں جانا ہے اس لئے کہیں کبھی فرنیچر یا گھر کا سامان جو ہے ہمارے فوری تبادلہ میں روک نہ بن جائے۔ جو سہولت جماعت نے دی ہوئی ہے اسی پہ ہم نے گزارہ کرنا ہے اور اسی پہ اکتفا کرنا چاہئے۔ یہ بھی ایک مثال ہے ایک واقف زندگی کے لئے۔

گزشتہ سال املہ پورم میں تبادلہ ہوا تھا وہاں بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کیلئے اتنے پابند تھے کہ ایک کلو میٹر روزانہ پیدل یا سائیکل پر جا کر لوگوں کو قرآن کریم پڑھا کے آتے تھے۔ یہ بھی ایک مثال ہے مبلغین کیلئے، مربیان کیلئے۔

پھر ان کی اہلیہ نے کہا کہ ان میں مہمان نوازی کی بڑی خوبی تھی۔ کہتی ہیں اگر میں بچوں کی چھٹیوں کے موقع پر یا سکول کی چھٹیوں کے موقع پر کیرالہ آنے کی وجہ سے گھر میں نہ ہوتی اور مہمان آ جاتے تو کبھی انہوں نے پریشانی نہیں دکھائی۔ ہمیشہ خود ہی کھانا پکا کے مہمانوں کو کھلایا کرتے تھے۔شہادت کی بھی ان میں بہت تمنا تھی، پہلے ذکر ہوا۔انہوں نے کہا کہ میں نے بار بار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا ہے اور میرے والد مجھے اشارہ کرتے ہیں، بلا رہے ہیں۔ بہرحال ایک رنگ میں ان کی شہادت اس طرح بھی ہوگئی دینی خدمت کے لئے گئے ہوئے تھے اور وہیں اس دینی دورہ کے دوران ہی ان کی حادثاتی وفات ہوئی۔ یہ بھی ایک قسم کی شہادت ہے۔ بڑے دعا گو، تہجد گزار، ملنسار، تبلیغی میدان میں ایک نڈر مجاہد تھے۔کئی دفعہ مخالفین نے انہیں حراست میں رکھ کر مارا پیٹا۔ مَیں جلسہ کی تقریر میں جو واقعات سناتا ہوں اس میں بھی ایک دفعہ مَیں نے ان کا مار پیٹ کا واقعہ سنایا تھا جو خوفناک طریقے سے مولویوں نے ان کو مارا تھا۔ان کے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدہ ہیں، اہلیہ ہیں اور دو بیٹے ہیں۔ان کے دو بڑے بھائی ہیں۔ایچ سلیمان صاحب امیر ضلع پال گھاٹ کیرالہ اور ایچ شمس الدین صاحب نظارت نشر و اشاعت قادیان کے ملیالم سیکشن میں اس وقت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

ان کے ساتھ خدمت کی توفیق پانے والے مبلغ نوید الفتح شاہد صاحب کہتے ہیں کہ مولانا ایچ ناصر الدین صاحب کیرالہ کے رہنے والے تھے۔تقریباً اٹھارہ سال سے صوبہ آندھرا اور تلنگانہ میں خدمت بجالا رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ اکثر اس وجہ سے یعنی ایک ہی علاقہ میں رہنے کی وجہ سے ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ میٹنگ میں نہایت عاجزی سے بیٹھتے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ہر کام کرنے کے واسطے مستعد رہتے تھے۔ بہت ہی پیار کرنے والے وجود تھے۔ عالم باعمل تھے۔ بلاناغہ تہجد پڑھتے۔ ہر روز باقاعدگی سے تعلیم و تربیت کرتے۔ دفتری کام کے لئے ہر روز ایک خاص وقت ضرور رکھا ہوا تھا۔ بزرگوں کی عزت ان کا ایک خاص وصف تھا۔ چھوٹوں سے حسن سلوک بھی ایک خاص وصف تھا۔ ہر روز باقاعدگی سے باہر نکلتے۔کوئی خوف نہیں تھا کہ مخالفین ہیں تو کیا کریں گے۔ اور اس وجہ سے غیر احمدیوں کا بھی حلقہ ان کا بڑا وسیع تھا کیونکہ ان سے بھی بڑی بشاشت سے ملتے تھے۔ بڑے ہر دلعزیز تھے۔ کہتے ہیں میں نے کبھی ان کی پیشانی پر شکن نہیں دیکھی۔کبھی غصہ میں نہیں دیکھا۔اپنے ساتھی معلمین سے بھی بڑا احسن سلوک کرتے ہمیشہ ان کا خیال رکھتے اور ہر ایک سے ایسی محبت تھی کہ ہر کوئی جو اُن سے ملتا تھا وہ ان پر فدا ہو جاتا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بڑے اہتمام سے مطالعہ کرتے۔ان کا باقاعدگی سے مطالعہ تھا اور بڑا اہتمام تھا۔اس کے لئے انہوں نے خاص وقت رکھا ہوا تھا۔اور یہ بھی ہر مبلغ اور مربی کے لئے ایک انتہائی اہم اور ضروری سبق ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت سے کبھی غافل نہ رہتے۔ ڈائری ہر روز باقاعدگی سے لکھتے اور ہمیشہ سے یہ عادت رہی کہ خلافت کی طرف سے جو بات کہی جائے اس کو غور سے سننا ہے۔ ہمیشہ خطبات کو بڑے غور سے سنتے اور پھر نہ صرف سنتے بلکہ یہ کوشش ہوتی کہ پوری طرح عمل کرنا ہے۔کوئی توجیہیں نہیں پیش کرنی بلکہ ہر ہر لفظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اور یہ بھی ایک بڑی اہم بات ہے واقفین زندگی کے لئے۔

خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق اور محبت بے انتہا کا تھا۔اور یہ کہتے ہیں یہ ایسی خصوصیات تھیں جو ان کے وجود میں نمایاں نظر آتی تھیں۔مخالفین نے کاماریڈی میں بلال مسجد میں لے جا کر ان کو بہت مارا اور صبر سے مار کھاتے رہے اور پیچھے نہیں ہٹے۔ یہ مربی صاحب کہتے ہیں کہ مار کھا کر یہ ہسپتال میں داخل ہوئے۔ پولیس کے ذریعہ ان کو نکلوایا گیا تھا تو اس وقت ہسپتال جا کر مَیں ان کو ملا اور دیکھا کہ زخموں سے چُور ہیں اور پٹیوں میں لپٹے ہوئے ہیں لیکن چہرے پر ایک روحانی حظ تھا۔ بڑے خوش تھے اور خود ہی سارا واقعہ سنانے لگے کہ مخالفین پوچھتے تھے کہ مرزا غلام احمد نے کیا دعویٰ کیا ہے۔ یہ بتاتے کہ ظلّی نبوت کا دعویٰ کیا ہے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔(صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

”کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔“
(ملفوظات، جلد5، صفحہ61)

طالب دُعا: الہ دین فیمیلیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تب مخالفین اور زیادہ مارتے۔ مار مار کے جب اَدھ مُؤا کر دیتے تو پھر پوچھتے کہ وہ ظلّی نبوت کیا ہوتی ہے۔ پھر یہ کہتے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو کر جو نبوت ملتی ہے وہی آپ کی نبوت تھی۔ پھر مخالفین مارتے۔ بہر حال یہ بڑی شکر گزاری سے یہ واقعات سناتے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں یہ توفیق بھی مجھے ملی کہ بے انتہا ماریں کھائیں۔ اور یہ مربی جو ہیں لکھنے والے وہ کہتے ہیں جب ان کا تبادلہ ہونے لگا تو مجھے کہتے ہیں کہ میرا تو یہاں سے تبادلہ ہو رہا ہے لیکن مخالفت کی جگہ پر جا کر آپ حکمت سے بہت زیادہ کام کریں اور آپ کو وہاں اس کا بہت زیادہ موقع ملے گا۔ اور پھر مخالفت کے بارے میں سمجھاتے رہے کہ کس طرح کی مخالفت ہے، کس طرح تبلیغ کرنی ہے۔ گویا کہ اپنے بعد میں آنے والوں کی بھی ہمت بڑھائی کہ ڈرنا نہیں۔ احمدیت کے پیغام کو پہنچانا ہے تو جرأت سے پہنچانا ہے۔ ایک معلم صاحب ہیں وزیر صاحب وہ کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ ان کو تہجد گزار پایا۔ نمازوں کو انتہائی خشوع وخضوع سے پڑھنے والے، روزانہ تلاوت کرنے والے، نہایت خوش مزاج اور باعمل، خلافت سے خاص محبت، نماز باجماعت کا خاص خیال رکھتے، اچھے مہمان نواز سادگی پسند، فضول خرچیوں سے بچنے والے تھے۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ موصوف کو مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ کوئی سوال پوچھا جائے تو بہترین رنگ میں جواب دیتے تھے۔ اکثر جب بھی کسی پروگرام یا محفل میں خصوصاً سفر کے دوران خدام کے ساتھ بیٹھتے تو جماعت کا تذکرہ اور ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ ہر ایک سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے تھے جس کی وجہ سے ہر کوئی آپ کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ جب ان کو ایک دفعہ کا ماریڈی میں لیفلیٹس تقسیم کرنے کی وجہ سے مخالفین نے ان کو مارنے کا پلان بنایا۔ 20رفروری یوم مصلح موعود کا جلسہ تھا۔ یہ نماز سنٹر پہلے پہنچ گئے تھے۔ اسی دوران سو افراد پر مشتمل غیر احمدیوں کا وفد آپ کی تلاش میں نکلا لیکن کیونکہ یہ پہلے مسجد پہنچ چکے تھے اس لئے ان کو راستے میں نہ مل سکے۔ ان مخالفین مولویوں نے یہ طریقہ نکالا کہ معلم سلسلہ تھے ہمارے محمد عمر صاحب اور ان کی اہلیہ اور دو بچے نماز سنٹر میں جلسہ میں شرکت کے لئے جا رہے تھے تو انہوں نے ان کو راستہ میں روک لیا اور کہا کہ جب تک ایچ ناصر الدین سامنے نہیں آئے گا ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ مرحوم کو جب پتا لگا تو فوراً وہاں پہنچے اور ان کو کہا کہ میں ناصر الدین ہوں۔ چنانچہ معلم صاحب کو اور ان کی بیوی بچوں کو تو مخالفین نے چھوڑ دیا اور ان کو مارتے ہوئے لے گئے اور بڑا شدت سے سب نے مارا۔ آخر میں پولیس کے ذریعہ سے پھر ان کی بازیابی ہوئی اور مخالفین کا یہی زور تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا تم انکار کرو اور ان کو جھوٹا کہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔

اگلا ذکر ہے محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ کا جو صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 10راپریل 2017ء کو رات دس بجے تقریباً 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں اور میری پھوپھی بھی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔ دو دفعہ بڑی خطرناک بیماریوں سے یہ گزری ہیں لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے بیماری برداشت کی اور ڈاکٹر نوری صاحب نے ان کے بارے میں لکھا کہ تقریباً پچھلی دو دہائیوں سے جب سے آپ بیمار تھیں میرے مشاہدے میں آپ نیکی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھیں۔ کہتے ہیں بیماری کی تکلیف کو نہایت صبر اور ہمت سے برداشت کیا۔ کینسر کی بیماری تھی اور آخری دنوں میں تو مرض خطرناک حد تک چلا جاتا تھا۔ کہتے ہیں یہ بیماری جسمانی اور ذہنی دونوں لحاظ سے خطرناک ہوتی ہے اور پھر علاج بھی بڑا تکلیف دِہ ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور صبر سے اس بیماری کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں حارج نہیں ہونے دیا اور بڑی ہمت اور صبر سے اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہنستے ہوئے اور بے خوف ہو کر سب کام کرتی رہتی تھیں اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی تھیں۔ اپنی بیماری کے آخری ایام تک بھی گھر سنبھالا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے میاں کا بھی خیال رکھنے والی تھیں۔ میاں کے ساتھ بھی ایک مثالی تعلق تھا۔ خود بھی بیمار تھیں لیکن جب ان کے میاں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی اینجیو پلاسٹی ہوئی ہے تو اپنی بیماری بھول کر ان کی تیمارداری بھی کرتی رہیں، خیال بھی رکھتی رہیں۔

مہمان نوازی کا وصف ان میں بہت نمایاں تھا۔ کسی وقت بھی کوئی آ جاتا تو خاطر تواضع کرتیں اور غیر مہمان بھی ان کے بڑے آیا کرتے تھے، جلسہ کے دنوں میں بھی اور شوریٰ وغیرہ پر بھی تو ہمیشہ بہت زیادہ انہوں نے ان کا خیال رکھا۔ بیماری کے بعد یہاں لندن بھی دو دفعہ آئی ہیں، مجھے ملی ہیں۔ 2005ء میں قادیان میں خلافت کے بعد میرے ساتھ پہلی دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔ پھر یہاں جب آئی ہیں تب بھی ملاقات ہوئی اور بڑا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا ان کا خلافت کے ساتھ۔ باوجود بڑا رشتہ ہونے کے، بڑی عمر ہونے کے انتہائی عاجزی سے ملتی تھیں۔ ہماری والدہ کے ساتھ ان کا نند بھابھی کا رشتہ تھا لیکن عمر کے لحاظ سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی یہ تھیں۔ اور میری سب سے بڑی ہمشیرہ اور یہ تقریباً ہم عمر ہی تھیں اور اس لحاظ سے میری والدہ نے ہمیشہ ان سے اپنے بچوں کی طرح سلوک کیا اور انہوں نے بھی کبھی ان کو بھابھی نہیں سمجھا بلکہ ہمیشہ میں نے دیکھا ہے کہ بڑا ادب، احترام اور لحاظ تھا اور انہوں نے میری والدہ کو ہمیشہ بڑا بزرگ سمجھا اور ایک ایسا تعلق تھا جو مثالی تھا۔

ان کا نکاح 26ردسمبر 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا تھا اور اس وقت ان کے ساتھ حضرت سید میر محمود احمد کا نکاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیٹی صاحبزادی امۃ المتین کے ساتھ ہوا۔ پھر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک بیٹی کا نکاح بھی اعجاز الحق صاحب کے ساتھ ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26ردسمبر کو جلسہ کے افتتاح سے پہلے فرمایا کہ افتتاحی کلمات اور دعا سے پہلے میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ عام طریق تو یہی ہے کہ نکاح جلسہ کے بعد 29ردسمبر کو ہوا کرتے ہیں مگر ان نکاحوں میں کچھ مستثنیات ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ایک یہ کہ میری اپنی لڑکی امۃ المتین کا نکاح ہے جو سید میر محمود احمد صاحب ابن میر اسحاق صاحب سے قرار پایا ہے۔ دوسرے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی لڑکی کا ہے اور تیسرے امۃ الوحید بیگم بنت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح ہے جو مرزا خورشید احمد ابن مرزا عزیز احمد سے قرار پایا ہے۔ اور مرزا خورشید احمد صاحب واقف زندگی بھی ہیں۔ اور پھر آگے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ابھی یہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور وقف کریں گے۔ پھر حضرت مصلح موعود نے دعائیہ کلمات کہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان سارے نکاحوں کو بابرکت کرے دینی طور پر بھی اور دنیوی طور پر بھی اور آئندہ سلسلہ کی طاقت اور قوت کی بنیاد ان نکاحوں کے ذریعہ سے پیدا ہو۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 3 صفحہ 672، 675، 676)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹے عطا فرمائے جن میں سے چار بیٹے واقف زندگی ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں، فضل عمر ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ ایک پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر ہیں جو نظارت تعلیم میں ہیں اور ایک وکیل ہیں جو صدر انجمن احمدیہ میں مشیر قانونی کے دفتر میں ہیں۔

ان کی لجنہ کی خدمات کا عرصہ بھی تقریباً 29 سال پر پھیلا ہوا ہے جس میں سیکرٹری صنعت وتجارت اور نائب صدر اوّل رہیں اور سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر جو انہوں نے خدمات بجا لائیں اس میں ان کا ایک تو مزاج، ذوق بڑا اچھا تھا اور غریبوں سے کام کرواتی تھیں۔ ہاتھ سے کڑھائی کا یا سلائی کا کام کروانے سے ایک تو ان کو اجرت مل جاتی تھی دوسرے نمائش میں ہمیشہ ربوہ کی لجنہ کی اس لحاظ سے کافی آمد ہو جایا کرتی تھی۔ اپنے بالا افسر کی اطاعت قطع نظر اس کے کہ کیا رشتہ ہے اور کیا عمر کا فرق ہے، بے انتہا تھی۔ میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ دو سال جب وہ صدر لجنہ ربوہ رہی ہیں تو یہ سیکرٹری صنعت وتجارت اور نائب صدر کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتی رہیں اور ہمیشہ بڑی خوش دلی سے اور بڑی عاجزی سے، بڑی اطاعت سے ساتھ کام کیا اور جو بھی ان کے ذمہ کام لگایا گیا اس کو انہوں نے بڑی بشاشت سے سرانجام دیا۔

انکے خاوند مکرم مرزا خورشید احمد صاحب کہتے ہیں کہ ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کا حق ادا کیا۔ میرے سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ بچوں کی تربیت کا خیال رکھا اور یہی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بیٹوں میں سے چار واقف زندگی ہیں۔ اور پھر اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ گھر میں موجود ملازمین کے بچوں کو بھی بڑے احسن رنگ میں رکھا۔ اگر کوئی قرآن شریف نہ پڑھا ہوا ہوتا تو اسے قرآن کریم پڑھاتیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ ان ملازمین کے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ بڑی تعداد میں ایسے بچے ہیں جنکو انکی عمر کے مطابق پہلے قرآن کریم ناظرہ اور پھر باترجمہ پڑھایا۔

یہ لکھتے ہیں کہ کالج کے زمانے میں انہوں نے جب وہ پڑھ رہی تھیں خواب میں دیکھا کہ ان کے ماموں میاں عبد الرحمٰن صاحب جو مالیر کوٹلہ کے تھے انہوں نے بڑے خوش نما اور دیدہ زیب سونے کے کنگن کسی عورت کے ہاتھ آپ کے لئے بھجوائے ہیں اور ساتھ کہا کہ '65 تے 82'۔ (یعنی 65 اور 82)۔ وہ عورت آپ کو کنگن دیتے ہوئے کہتی ہے کہ 65 اور 82۔ آپ تصدیق کے لئے دوبارہ پوچھتی ہیں کہ 65 اور 82؟ تو کہتی ہیں اس بارے میں مجھے اس وقت سمجھ آیا جب 65ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہوئی اور 82ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی۔

ان کے بیٹے عزیزم عدیل لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر 100 سے زائد مہمان ہوتے تھے ان کی مہمان نوازی بڑی خوش دلی سے کرتیں اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہجرت کی ہے اس وقت ان کے سفر کے لئے چائے اور دوسری چیزوں کا انتظام انہوں نے کیا اور اپنے ہاتھ سے اپنی نگرانی میں بعض ایسی چیزیں جو ان کو پسند تھیں بنا کے بھجوایا کرتی تھیں اور وہی سلوک جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ تھا اسی طرح میرے ساتھ رکھا اور مجھے بھی وہ خاص حلوہ جو اُن کا ہوتا تھا اپنے ہاتھ سے اپنی نگرانی میں بنا کے بھیجا کرتی تھیں۔ بڑا عزت اور احترام تھا۔ اپنی والدہ کی بڑی خدمت کی۔ اپنے ساس سسر کی بڑی خدمت کی۔ اپنی نندوں کو چھوٹی بیٹیوں کی طرح رکھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نمازوں کی بڑی پابند تھیں اور بچوں کو بھی اسی طرح پابند رکھا اور مسجد بھجوایا کرتی تھیں اور بچوں کو پھر نماز فجر کے بعد تلاوت کے لئے بٹھاتیں ان سے کہتیں تلاوت کرو۔ غریبوں کا خیال رکھنا، ملازمین کا خیال رکھنا بہت زیادہ تھا۔ اور میں نے پہلے بھی بتایا کہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 14راکتوبر 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 30رستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ایک گھر میں رہنے کی وجہ سے میرے سے بے تکلفی تھی تو ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ خلافت کے بعد انہوں نے کہا کہ پہلے تو میں زبردستی بعض کام کروالیا کرتی تھی۔ اب جو کام میرے ذمہ تھے یعنی ان کے کام جو مَیں انجام دیا کرتا تھا وہ کس طرح ہوں گے یا ان کی زمینوں کے معاملات تھے۔ بہرحال میں نے ان کو تسلی دی تو اس کے بعد سے کبھی انہوں نے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا اور جو میں کہتا تھا اس کے مطابق ہمیشہ عمل کرتی رہیں اور راضی ہوتی رہیں۔

ان کی ایک نند جو میری بھابھی بھی ہیں وہ لکھتی ہیں کہ ہمارا ان سے تعلق بالکل ویسا ہی تھا جیسے ایک ماں کا اپنی بیٹیوں سے ہوتا تھا۔ والدہ محترمہ کی وفات کے بعد ہم سب کا بہت خیال رکھا۔ ہماری شادیوں میں جوڑے، زیور، جہیز وغیرہ کے سارے انتظامات خود کروائے جیسے ایک ماں اپنی بیٹی کے لئے کرتی ہے۔ شادی کے بعد آج تک ہر عید پر عیدی بھجواتیں جیسے مائیں اپنی بیٹیوں کو بھجواتی ہیں۔ کئی غریب بچیوں کو اپنے گھر میں پالا اور ان کی ہر طرح سے دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا۔ ایک ملازمہ کی بچی تھی جو انہوں نے خود پالی تھی اور یہ کہتی ہیں کہ اس کی شادی پر اپنی سب نندوں کو پیغام بھیجا کہ اگر تم اس کی شادی پر شامل نہ ہوئی تو میں تم لوگوں کے بچوں کی شادی میں شامل نہیں ہوں گی۔ اس طرح غریبوں سے بھی قربت کا اظہار کرتی تھیں۔ ان کی ایک سب سے چھوٹی نند جو ہیں وہ لکھتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ ان سے پوچھا کہ کتنی عمر سے آپ نے تہجد پڑھنی شروع کی تھی؟ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ مجھے ٹالنا چاہا۔ لیکن کہتی ہیں میرے بار بار کے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ میں بارہ سال کی عمر سے باقاعدہ تہجد پڑھ رہی ہوں۔ اسی طرح کئی بچیوں کے جہیز اور تعلیم کے اخراجات برداشت کرتی تھیں اور لجنہ کا جو دستکاری فنڈ ہوتا تھا اس میں سے بھی دلوایا کرتی تھیں۔ بعضوں کی رونقیں ایسی ہوتی تھیں جہاں بچیوں کی شادی کی رونق ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں، غریب بچی ہے تو اپنے گھر سے کھانے وانے کا بھی انتظام انہوں نے کیا۔ اور خلافت سے اخلاص کا ایک واقعہ ان کے میاں خورشید احمد صاحب کے بھانجے لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ شہد کی ایک شیشی پڑی تھی۔ میں نے کہا مجھے دے دیں تو انہوں نے میرا کہا کہ یہ تو مجھے اُس نے بھیجی ہے۔ یہ تو میں نہیں دے سکتی۔ اس طرح کی ایک اور شیشی پڑی ہے وہ تم لے لو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بہوئیں تھیں۔ ہر ایک سے ان کا بہترین سلوک تھا اور ہر ایک کو بیٹیوں کی طرح رکھا ہوا تھا اور ان کی چھوٹی بہو یہاں لندن میں ڈاکٹر حامد اللہ صاحب ہیں ان کی بیٹی ہیں۔ ان کی اہلیہ بھی آجکل بیمار ہیں ان کی وجہ سے ان کی اس بہو کو، عطیہ کو لندن آنا پڑا تو انہوں نے کہا تم بے فکر ہو کر جاؤ۔ باوجود اس کے کہ خود بیمار تھیں انہوں نے کہا تم جاؤ اپنی ماں کی خبر گیری کرو، یہاں بچے چھوڑ جاؤ میں بچے سنبھال لوں گی۔ انتہائی تکلیف میں بھی بڑے صبر سے انہوں نے اپنا ہر کام کیا ہے۔

میری چھوٹی ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ کارکنات سے جب کام کرواتیں تو بڑے آرام سے کرواتیں اور نمائش کی ڈیوٹیوں میں بعض دفعہ نقصان بھی ہو جاتا تو زیادہ سختی نہیں کرتی تھیں۔ بڑے تحمل کے ساتھ کام کرتی تھیں اور اس وجہ سے لجنہ کی ممبرات ان کے ساتھ کام کرنا پسند کرتی تھیں۔ اسلامی امور میں بھی بہت زیادہ Prefect تھیں۔ کارکنات کو کسی قسم کی تکلیف ہوتی تو اسے دور کرنے کی فوری طور پر کوشش کرتیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ القدوس صاحبہ لکھتی ہیں کہ انسان کے عمل میں کمی بیشی تو ہوتی رہتی ہے تاہم ان کی گھٹی میں یہ چیز شامل تھی کہ قرآن وحدیث کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ نیکی تو گویا ان کی سرشت میں داخل تھی۔ جب دیکھتیں کہ ہماری روایات اور تعلیم کے خلاف بات ہوئی ہے تو کھل کر اس کے خلاف بولتی تھیں۔

سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے بچپن سے بہت لاڈلی تھیں لیکن بہت زیادہ انکسار تھا اور ہمیشہ انکساری سے ہر ایک سے ملتی تھیں۔ میری بڑی ہمشیرہ امۃ الرؤوف صاحبہ نے لکھا کہ پارٹیشن کے بعد ماڈل ٹاؤن لاہور میں جب ہم حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ رہتے تھے اس وقت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سب کو اکٹھا کر کے باقاعدگی سے قرآن وحدیث پڑھاتے تھے تو کہتی ہیں اس کے بعد پھر ہماری پھوپھی، امۃ الوحید صاحبہ جو فوت ہوئی ہیں، ان کو بھی اس وقت سے ایسی جاگ لگی کہ خود پڑھا اور پھر اپنے بچوں کو اور دوسرے بچوں کو بھی پڑھایا اور ایک بچے کی زبان کا مسئلہ تھا تو گھنٹوں بیٹھ کے دہرا دہرا کر قرآن کریم اس کو سکھایا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی مسئلہ نہیں رہا اور وہ بولنے والا بچہ ہے۔ میری ہمشیرہ لکھتی ہیں کہ میٹرک کے بعد ایف۔اے ربوہ سے کیا۔ تہجد کے بعد اپنی پڑھائی شروع کر دیتی تھیں اور نماز کی طرف بھی ہمیشہ توجہ رہتی تھی۔

اسی طرح باقی لوگوں نے بھی مختلف اوصاف لکھے ہیں۔ پھر ان کے بیٹے نے لکھا کہ خلافت سے پہلے تو جو آپ سے تعلق تھا وہ اَور تھا اور خلافت کے بعد کہنے لگیں کہ بھتیجے کا رشتہ ختم ہو گیا، اب صرف خلافت کا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ یہاں بھی جب آتی تھیں تو ملنے آتی تھیں۔ بعض دفعہ بیٹھی ہوتی تھیں تو ایک دم کھڑی ہو جاتی تھیں۔ میں نے کہا بھی کہ بیمار ہیں بیٹھی رہا کریں۔ میری اہلیہ نے بھی کہا لیکن فوراً کھڑی ہو جاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر بڑا توکّل تھا۔ ایک دفعہ ان کے چھوٹے بیٹے کی شادی بڑے سے پہلے ہو گئی۔ بڑے کے لئے انہوں نے گھر میں اپنا ایک حصہ بنایا ہوا تھا تو ان کے خاوند نے کہا کہ وہ حصہ چھوٹے کو دے دیں کیونکہ فی الحال اَور توفیق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، جو بڑے کے لئے بنایا ہے وہ بڑے کے لئے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے گا۔ اور ایک دن اتفاق سے یا اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے ایک آیت پر ان کی توجہ ہوئی اور انہوں نے اپنے خاوند کو کہا کہ اس آیت سے میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری ضرورت پوری کر دے گا۔ چنانچہ اس زمانے میں جو سستا زمانہ تھا انہوں نے کچھ پرائز بانڈ لئے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا ایک لاکھ روپے کا پرائز بانڈ نکلا جس کی وجہ سے انہوں نے وہ گھر بنا دیا۔

پھر بیٹا یہ لکھتا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کی اطلاع آئی تو ہم سب لوگ نماز کے لئے مسجد گئے ہوئے تھے اور ہماری امی بھی بڑے صدمہ میں تھیں تو اس وقت میری بڑی بھابھی نے اونچا رونا شروع کیا تو امی نے اسے کہا کہ خاموش ہو جاؤ، اس وقت جماعت پر ابتلاء کا وقت ہے اور یہ دعاؤں کا وقت ہے، اس وقت دعائیں کرو۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نو سال کا تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی ہے۔ بچہ تھا تو کسی بات پر میری ہنسی نکل گئی تو مجھے بڑے زور سے ڈانٹا کہ تم چپ کرو، تمہیں پتا نہیں کہ اس وقت جماعت کے کیا حالات ہیں۔ بچپن سے ہی احساس دلا دیتی تھیں کہ جماعت کی اہمیت کیا ہے۔ اسی طرح بچوں کو مختلف Incentive دے کے سورتیں یاد کرواتی رہیں۔

ان کے گھر میں ہی پلی بڑھی ایک بچی جس کے میاں بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کارکن ہیں یہ کہتی ہیں کہ چار پانچ سال کی عمر سے آپ کے گھر میں ہوں۔ آپ نے مجھے پڑھایا۔ ہر لحاظ سے میری تربیت کی۔ میری شادی کروائی۔ شادی کے بعد جب کوئی کام ہوتا مجھے اپنے گھر بلوا لیتیں۔ کہتی ہیں ایک دفعہ میرے گھر آئیں تو ایک پرانی طرز کا صوفہ پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا یہ کہاں سے آیا ہے؟ بتایا کہ کسی ہمسائے نے دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ صوفہ اٹھواؤ اور نیا صوفہ فوری طور پر بنوا کر دیا۔

یہ خاتون کہتی ہیں میرے بیٹے کی پڑھائی کا بڑا خیال رکھا اور آخری بیماری کے ایام میں بھی بیٹے کی شادی کے لئے زیور وغیرہ بنوا کر دیا اور ہر چیز کو باریکیوں سے دیکھتی تھیں۔

اسی طرح رضاعی رشتوں کا بڑا خیال رکھنے والی تھیں۔ ان کی رضاعی والدہ جو اُن کو دودھ پلانے والی تھیں ان کا بیٹا سوئٹزرلینڈ میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کی پریشانی میں اور ہر تکلیف میں ان کا بڑا خیال رکھا۔ اسی طرح ان کی رضاعی بہن تھیں ان کے عزیز نے مجھے لکھا کہ انتہائی عاجزی سے اس کی بیماری کے دنوں میں اس کا خیال رکھا۔ تو یہ بہت سارے اوصاف ان میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں میں بھی یہ اوصاف جاری فرمائے اور ان کا خلافت سے وفا کا تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

نمازوں کے بعد تینوں مرحومین جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا میں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 رجنوری 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 رفروری 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ (3)

گزشتہ دوقسطوں میں ہم نے مکرمہ جمیلہ احمد صاحبہ آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کی ایمان افروز داستان کا ایک بڑا حصہ بیان کیا تھا۔ اس کے بعد وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نئے گھر میں منتقل ہوئے تو الحمد للہ سب سے پہلے مجھے ایم ٹی اے کا خیال آیا۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران میری حضرت امام مہدی علیہ السلام سے محبت میں مزید اضافہ ہوگیا اور مجھے اس بات کا مکمل یقین ہوگیا کہ آپ ہی امام الزمان ہیں۔

اے لوگو! تمہارا امام آ گیا ہے!!

اسی اثناء میں میں نے پروگرام الحوار المباشر میں سنا کہ حضرت امام مہدی کی صداقت کے بارہ میں تحقیق کرنے والوں کو استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے راہنمائی کی دعا کرنی چاہئے۔ چنانچہ بتائے گئے طریق کے مطابق میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور سوگئی۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ المکرمہ میں ہوں لوگوں کے ایک جم غفیر میں ہوں۔ لوگ اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑے ہوکر گردنیں لمبی کرتے ہوئے ایک شخص کو دیکھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ایسے میں کوئی بآوازِ بلند کہتا ہے: اے لوگو! تمہارا امام آ گیا ہے۔ اے لوگو! امام مہدی آ گیا ہے۔ میں بھی اس سمت دیکھنا شروع کردیتی ہوں تا آنکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک اونچے مقام پر سب کے سامنے نمودار ہوتے ہیں۔ ان کا چہرہ بدرِ منیر کی مانند چمک رہا تھا اور آنکھوں میں حزن کی کیفیت نمایاں تھی۔ جب میں نے بغور ان کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا تو بعینہ وہ اسی امام مہدی و مسیح موعود کا چہرہ تھا جسے میں نے ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ یہ دیکھتے ہی میری آنکھیں آنسوؤں سے چھلک پڑتی ہیں اور میں بشدّت رونا شروع کردیتی ہوں۔ میرا خاوند جاگ رہا تھا اس نے مجھے جگا کر کہا تم بہت درد کے ساتھ رو رہی تھی۔ میں جاگی تو میری آنکھیں اشکبار تھیں۔

جماعت مؤمنین میں شمولیت کی دعا

اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ حق یہی ہے کہ یہ شخص امام الزمان ہے۔ چنانچہ میں نے اس امام کی بیعت کا فیصلہ کرلیا۔ لیکن میں اکیلی تھی، نہ میرے پاس فون کی سہولت تھی، نہ انٹرنیٹ اور نہ ہی جماعت سے رابطہ کا کوئی اور طریق میسر تھا۔ میری حیثیت پنجرے میں بند ایک پرندے کی سی تھی۔ میں نے اس بے بسی اور بیکسی کے عالم میں ہاتھ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ یارب! تیرا فضل ہے اور یہ تیرا بے پایاں احسان ہے کہ تونے مجھ ناچیز کو اپنے امام الزمان کو پہچاننے کی توفیق بخشی۔ اے میرے پیارے! اب تو جانتا ہے کہ میرے دل میں اس کی بیعت کرنے اور اسکی مبارک و صادق جماعت سے ملنے کی کس قدر تمنا ہے۔ لیکن میری حالت پنجرہ میں قید ایک پرکٹے پرندے کی سی ہے، سب قوت تجھی کو ہے، امام مہدی پر ایمان کے راستے کو بھی تو نے ہی آسان کیا تھا اب اس کی بیعت کے معاملہ کو بھی تو اپنے فضل اور رحمت سے آسان بنادے اور مجھے صادقوں کی جماعت سے ملوادے۔

اسیرِ قفس کو اِذنِ رہائی مل گیا

اس دعا کو کرتے کرتے جب ایک ماہ گزرا تو اچانک میری دعا کی قبولیت کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ ایک ماہ کے بعد میری ساس کا سعودیہ سے فون آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نیا فون لیا ہے۔ اس لئے اپنا پرانا فون وہ میرے بیٹے خالد کے لئے ارسال کررہی ہیں۔ یہ اچھی حالت کا ایک سمارٹ فون تھا جسے دیکھ کر مَیں نے کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری مدد ہے۔ لیکن ابھی تک مجھے علم نہ تھا اس فون سے ہمارا جماعت کے ساتھ رابطہ کیونکر ممکن ہوسکے گا، کیونکہ ہمارے پاس انٹرنیٹ کی سروس نہ تھی اور مالی حالات ایسے مخدوش تھے کہ اس بارہ میں سوچنا بھی محال تھا۔ ہمارے سامنے والے ہمسائے بہت اچھے لوگ تھے اوران کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی اچھے بن گئے۔ میں نے اپنے بیٹے کے ذریعہ ان سے کچھ وقت کے لئے انٹرنیٹ استعمال کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے نہ صرف ہمارے موبائل کو اپنے انٹرنیٹ سے connect کردیا بلکہ یہ بھی کہہ دیا کہ جب آپ چاہیں اسے استعمال کرسکتے ہیں۔

میرے بیٹے نے کوشش کی اور ہمارے ہاں پہلی بار جماعت کی عربی ویب سائٹ کھل گئی جسے دیکھتے ہی مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے مدتوں سے اسیرِ قفس کو اذنِ رہائی مل گیا ہو۔ فرطِ جذبات سے میری آنکھیں چھلک پڑیں۔ میرا دل تو پہلے ہی بیعت کا منتظر تھا۔ فوراً ویب سائٹ پر پیغام لکھنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ہمارا ای میل ایڈریس ہونا چاہئے۔ میرا بیٹا بھی ان امور سے نابلد تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ محض چند منٹوں میں ہی اسے باتیں سمجھ آنی شروع ہوگئیں، چنانچہ اس نے ای میل بنایا اور یہ پیغام ارسال کردیا کہ ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ 2013ء کی بات ہے۔

نئی روحانی پیدائش

مَیں جماعت کی ویب سائٹ دیکھتی تو شکر کے جذبات امڈ آتے اور رونے لگتی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے خاوند نے مجھے گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے سے روکا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ویب سائٹ کی صورت میں مجھے اس کا بدل عطا فرمادیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں ویب سائٹ پر موجود تمام کتب ایک ہی وقت میں پڑھ لوں۔ سب سے پہلے جو کچھ میں نے پڑھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے بارہ میں اقتباسات اور واقعات کا گلدستہ تھا۔ میں اسے پڑھتی جاتی اور روتی جاتی تھی۔ اس کے بعد میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اَلْھُدیٰ وَالتَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی۔ نجم الہدیٰ اور نور الحق کا مطالعہ کیا۔

میں جوں جوں کتب کا مطالعہ کرتی مزید کتب کے مطالعہ کی خواہش بڑھتی جاتی۔ اسی عرصہ میں میرے خاوند کو فون آیا اور انہیں دو ماہ کیلئے کہیں جانا پڑا۔ میرے لئے یہ عرصہ نئی روحانی ولادت کے مترادف تھا۔ کیونکہ اس دوران میں نے جی بھر کے ایم ٹی اے دیکھا اور جس قدر ممکن تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے ایک عظیم الشان خزانہ میرے ہاتھ لگ گیا ہو۔ میں جب بھی حضور علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کرتی تو آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ میں نماز پڑھتی تو وہ بھی رقت آمیز اور سوز وگداز سے بھر جاتی۔ الغرض میں نے اپنے اندر غیر معمولی روحانی تبدیلی محسوس کی۔

علوم قرآنی اور شفائے روحانی

بیعت کی قبولیت سے قبل مَیں نے رؤیا میں ایک بڑی عمر کے شخص کو دیکھا جس کے باوقار اور مطمئن چہرہ سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ اس کے سر پر عمامہ اور ہاتھ میں عصا تھا۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ تھیں اور انہوں نے اپنا سر اور تمام جسم بڑی چادر سے ڈھانکا ہوا تھا اور نقاب کیا ہوا تھا اس لئے میں ان کی شکل نہ دیکھ سکی۔ یہ عورت اپنے خاوند کی حد درجہ مطیع تھی۔ نیز ان کے اردگرد بارعب اور پروقار چہروں والے کئی مرد حضرات بھی بڑی عمر کے شخص کے احکام کی بجا آوری کے لئے ہمہ تن چوکس کھڑے تھے۔ بڑی عمر کا شخص اپنے آدمیوں کو حکم دیتا کہ بیماروں کو بھیجو، وہ بھیجتے اور بڑی عمر کا شخص ان کا علاج کرتا۔ اس کی بیوی پانی یا اس طرح کا کوئی محلول اپنے خاوند کے سامنے پیش کرتی اور وہ اپنے ہاتھ سے مریضوں پر چھڑکتا اور سورۃ الفاتحہ وآیت الکرسی کی تلاوت کرتا اور وہ شفا پا جاتے۔

جب میں جاگی تو بہت خوش تھی کیوں کہ خواب میں نظر آنے والا بڑی عمر کا شخص حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے ثبات قدم کے لئے یہ سمجھایا تھا کہ آپ قرآنی علوم کے ذریعہ روحانی امراض سے چھٹکارا دلا رہے ہیں اور ایک مطیع مؤمنین کی جماعت آپ کے ساتھ ہے۔

بیعت اور اس کی قبولیت

اسی عرصہ میں میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی ملاقات کے لئے گئی تو انہیں خدا کی قسم کھا کر کہا کہ سچا امام مہدی آچکا ہے۔ میں اپنے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات پڑھ پڑھ کر سناتی رہی، میں ان کی ہدایت کے لئے کوشاں تھی لیکن شاید ان کے اور معرفت حق کے راستے میں کوئی روک تھی اس لئے کسی پر کچھ اثر نہ ہوا۔

میں وہیں تھی کہ ایک روز ہمارے موبائل نمبر پر کسی غیر معروف نمبر سے کال آئی۔ میرا نام پوچھنے کے بعد دوسری طرف سے شفیق اور رہمدردی سے معمور لہجے میں ایک عورت نے کہا کہ وہ صدر جماعت احمدیہ یمن کی اہلیہ ہے نیز بتایا کہ انہیں مرکز سے ہماری بیعت کے بارہ میں اطلاع دی گئی ہے۔ میں تو اس لمحہ کی بشدت منتظر تھی اس لئے فوراً کہا کہ ہاں میں حضرت امام مہدیؑ کی بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

اس شفیق خاتون نے مجھ سے چند سوال کئے اور پھر مجھے کہا کہ ہم کل فون کر کے بیعت کا طریق بتا دیں گے۔ میں فرط جذبات سے روئے جارہی تھی جبکہ میرے اہل خانہ فون کال سن کر حیران وششدر تھے۔ پھر ان میں سے کوئی مجھے نصیحت کرنے لگ گیا کہ تم کسی اور دین کو قبول کرنے کے بارہ میں کیسے سوچ سکتی ہو؟ کسی نے استہزاء کا نشانہ بنایا، اور کسی نے حیرانی اور افسوس کا اظہار کیا۔ میں نے کسی کی پرواہ نہ کی کیونکہ میں نے خدائی تائید اور استجابت دعا کو خود محسوس کیا تھا اس لئے بیعت کے بنا رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

اگلے روز ہمیں بیعت فارم بھجوا دیا گیا۔ میرا بیٹا میرا بہترین مددگار تھا اور میرے ساتھ احمدیت کے سفر میں شامل تھا۔ وہ بازار سے بیعت فارم پرنٹ کروا لایا اور پھر ہم دونوں نے مل کر اسے پُر کر کے ارسال کردیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد ہی مجھے صدر جماعت کی اہلیہ کا فون آیا جو میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کی خبر لئے ہوئے تھا۔ انہوں نے بتایا کہ حضور انور کی طرف سے میری بیعت کی قبولیت کا خط آ گیا ہے۔ پھر انہوں نے ہمارے فون پر ہی خط کی تصویر کھینچ کر ارسال کردی۔ حضور انور کی اس خط میں مذکور دعائیں پڑھ کر میرے آنسو رواں ہوگئے اور پھر وہ رات میں نے نوافل اور متضرعانہ دعاؤں میں گزاری۔

رؤیا کے ذریعہ ثبات قدم

بیعت کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک پرانے گھر میں ہوں۔ اس کی کھڑکی سے باہر نظر دوڑاتی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ باہر گٹر اس قدر ابل پڑے ہیں کہ ان کے سیاہ اور گندے پانی سے گلیاں بھر گئی ہیں حتی کہ پانی گھر کی کھڑکیوں تک آ پہنچا ہے۔ یہ گندا پانی اس قدر زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ تمام گھر پانی کے نیچے ڈوب گئے ہیں۔ ہر طرف موت کا خوف چھایا ہوا ہے۔ نہ کوئی گھر نظر آتا ہے، نہ گاڑیاں، نہ راستے اور نہ ہی کوئی لوگ۔ میں سوچتی ہوں کہ میرا خاوند اور بچے تو گھر کی نچلی منزل میں ہیں۔ میں انہیں بچانا چاہتی ہوں لیکن نچلی منزل میں پانی آچکا ہوتا ہے اور میرا وہاں جانا غرق ہونے کے مترادف نظر آتا ہے۔ میں یہ صورتحال دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر غیر معمولی رقت آمیز لہجے میں دعا کرتی ہوں کہ یارب! ہمیں عذاب سے بچالے۔ الٰہی! میں نے تو تیرے بھیجے ہوئے مسیح کو بھی مان لیا ہے، اب تو مجھے اس مصیبت سے نجات بخش۔

اس دعا کے بعد منظر بدل جاتا ہے اور رکیا دیکھتی ہوں کہ میں ایک وسیع گھر کی چھت پر ہوں جس پر چند اور لوگ بھی ہیں اور یہ احساس ہے کہ تمام علاقے کے لوگوں میں سے یہی چند بچائے گئے ہیں۔

آنکھ کھلتے ہی اس خواب کی تعبیر بھی سمجھ آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے ان چند لوگوں میں شمار کرلیا جن کو اس زمانے کے عذابوں اور فتنوں سے نجات دی گئی ہے۔

شرابِ علم وعرفان

کچھ عرصہ قبل میرے تیرہ سالہ بیٹے نے ایک رؤیا میں مجھے دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر ایک نہر پر لے جاتے ہیں اور وہاں سے ایک گلاس پانی کا بھر کر مجھے پینے کے لئے دیتے ہیں۔ میرا بیٹا بھی اس میں سے پینا چاہتا ہے تو میں کہتی ہوں کہ اگر تم احمدی ہو تو پھر یہ پانی پی سکتے ہو۔ وہ پیتا ہے تو کہتا ہے کہ اس کا پانی تو چینی کی طرح میٹھا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شرابِ علم وعرفان اور روحانیت میری اولاد بلکہ تمام دنیا کو پینے اور امام الزمان کی بیعت میں آنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10رمارچ 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے

ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کیلئے مستقل مزاجی شرط ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 رجنوری 2017 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے انتظامیہ کو اپنے کاموں کے اعلیٰ نتائج حاصل کرنے کیلئے کس بات کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کیلئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ افراد میں سستی پیدا ہونی اتنے خطرناک نتائج پیدا نہیں کرتی لیکن نظام میں سستی پیدا ہونا تو انتہائی خطرناک ہے۔ اگر نظام ہی سست ہو جائے تو پھر افراد کی اصلاح بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام اپنے کام میں ایسی منصوبہ بندی کریں کہ وقت کے ساتھ سستی کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔ ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بارے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

سوال گھروں میں نمازوں کی نگرانی کس کے ذمے ہے؟

جواب بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لیے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے۔ اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نہ ہمیں نمازوں کے متعلق کہو نہ پوچھو، یہ ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بیشک بندے اور خدا کا معاملہ ہے لیکن توجہ دلانا نظام جماعت کا کام ہے۔ اگر یہ مرضی پر ہوتا تو پھر آنحضرتؐ بیوی اور خاوند کو یہ ارشاد نہ فرماتے کہ جو نماز کیلئے پہلے جاگے وہ دوسرے کو جگائے اور اگر نہ جاگے تو پانی کے چھینٹے مارے۔

سوال رفع یدین کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے بطور حکم و عدل کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اس میں چنداں حرج نہیں معلوم ہوتا خواہ کوئی کرے یا نہ کرے۔ احادیث میں بھی اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ نے کسی وقت رفع یدین کیا اور بعد ازاں ترک کر دیا۔

سوال فاتحہ خلف الامام، رفع یدین اور آمین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا طریق تھا؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ فاتحہ خلف امام والی بات تو حضرت صاحب سے متواتر ثابت ہے مگر رفع یدین اور آمین بالجہر کو حضور اگر ضروری سمجھتے تو لازم تھا کہ خود بھی اس پر ہمیشہ عمل کرتے مگر حضور کا دوامی عمل ثابت نہیں بلکہ حضور کا عام عمل بھی اس کے خلاف تھا۔

سوال نماز پڑھتے وقت ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعامل زیادہ تھا۔

سوال التحیات کے وقت نماز میں انگشت سبابہ کیوں اٹھاتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں گالیوں کے واسطے یہ انگلی اٹھایا کرتے تھے۔ اس لیے اس کو سبابہ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عرب کی اصلاح فرمائی کہ خدا کو واحد لاشریک کہتے وقت یہ انگلی اٹھایا کرو تا کہ یہ گالیاں دینے والی انگلی نہ رہے بلکہ شہادت کی انگلی ہو جاوے۔

سوال رکوع و سجود میں قرآنی آیات یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اور رکوع اور سجدہ تذلّل کی حالت ہے۔ اس لئے کلام الٰہی کا احترام کرنا چاہئے۔

سوال سجدے میں قرآنی دعاؤں کے پڑھنے کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا کیا موقف تھا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں، میرا تو یہی عقیدہ رہا ہے کہ سجدے میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ ملا جس میں آپ نے سجدے میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا ناجائز قرار دیا ہے۔

سوال بعض لوگ رکوع میں آکر شامل ہوتے ہیں، کیا ان کی رکعت ہو جاتی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: جو شخص باوجود اپنی کوشش کے رکوع میں آکر ملتا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہوگئی اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پالیا اسکی رکعت ہوگئی۔

سوال جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اسکے متعلق حضور علیہ السلام کا کیا ارشاد ہے؟

جواب جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اسکی نماز ہی فاسد ہے۔

سوال فاتحہ خلف الامام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا طریق تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ بڑی سختی سے اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے تھے کہ باوجود اس کے مَیں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

سوال حنفیوں اور اہل حدیث کا فاتحہ خلف الامام کے متعلق کیا عقیدہ ہے؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہتے ہیں کہ حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو خاموش کھڑے ہو کر اس کی تلاوت کو سننا چاہئے اور اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔

سوال جو شخص نماز میں الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کرنا چاہئے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ یہ سوال کرنا چاہئے کہ نماز میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہئے کہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ نماز کا ہونا یا نہ ہونا تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔

سوال جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں بعد میں آنے والا شخص کیا کرے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اگر اسے پتا لگ جائے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔

سوال سنتوں کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کیا معمول تھا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول تھا کہ سنّتیں اور نوافل گھر پر پڑھا کرتے تھے۔ البتہ جب کبھی دیکھتے کہ بعض لوگوں نے ابھی نماز ختم نہیں کی اور راستہ نہیں ہے تو آپ مسجد میں سنتیں پڑھا کرتے تھے۔

سوال امامت کو بطور پیشہ اختیار کرنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کیا نظریہ تھا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جو امامت کا منصب رکھتے ہیں اگر ان کا اقتدا کیا جائے تو نماز کے ادا ہو جانے میں مجھے شبہ ہے کیونکہ اعلانیہ طور پر ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ پانچ وقت جا کر نماز نہیں پڑھتے بلکہ ایک دکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں اور اسی دکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارہ ہے۔ فرمایا جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑھاتے ہیں انکے پیچھے نماز درست نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفر، مکذب کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا بالکل غلط ہے حرام ہے۔ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری میں اشارہ ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

سوال غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے کی حضورؑ نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جن لوگوں نے اس سلسلہ کو ردّ کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پرواہ نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ کہ خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔

سوال جماعت احمدیہ کو کافر کہنے والوں میں سے جو لوگ کھل کر مخالفت نہیں کرتے اور خاموش رہتے ہیں انکے متعلق حضورؑ نے کیا فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا، وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔

سوال اپنی جماعت کی ترقی اور ایک پاک جماعت کے قیام کے لیے حضورؑ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ تم اگر ان میں رَلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الجزائر کے احمدیوں کی کن تکالیف کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: الجزائر کے احمدیوں پر آجکل حکومت کی طرف سے بڑی سختی ہو رہی ہے۔ بلا وجہ مقدمے قائم کئے جا رہے ہیں۔ بعض کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ نعوذ باللہ یہ بھی اسی طرح ہیں جس طرح داعش ہے۔ پولیس نے بعض دفعہ بعض گھروں میں گھس کر عورتوں کی بے پردگی کرنے کی کوشش کی۔ جج بے انصافی کر رہے ہیں۔ ایک احمدی کو جج نے کہا کہ اگر تم احمدیت سے انکار کر دو تو میں ابھی تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ اسنے کہا میں مرجاؤں گا پر احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔ اپنے ایمان کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس پر جج نے کہا کہ اچھا اب تم نے یہ کہا ہے تو میں تمہیں ساری عمر کیلئے جیل میں رکھوں گا اور تم جیل میں ہی مرو گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے جو آپ نے کرنا ہے کریں۔ ☆......☆

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

۞ ایک حقیقی مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنی مسجد میں عبادت کرنے کیلئے آتا ہے اور جب وہ اپنی مسجد کی حفاظت کی خواہش رکھتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ چرچ کی بھی حفاظت کرے وہ یہودی synagogue کی بھی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ بھی پیار اور محبت سے رہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر اگر عمل ہو تو پھر محبت پیار اور بھائی چارہ پھیلتا ہے۔ ۞ احمدی مسلمانوں کو بھی ایک عبادت گاہ کی ضرورت تھی جو ہم نے بنائی تا کہ اللہ کی عبادت بھی کریں اور انسانیت کی خدمت کے کام مزید بہتر رنگ میں اور پلاننگ سے کرسکیں اور یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی لئے ہم ہر جگہ دنیا میں مساجد بھی بناتے ہیں اور حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔ ۞ جہاں میں آپ مہمان لوگوں کو کہوں گا کہ آپ بے فکر رہیں، آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی تکلیف احمدی مسلمانوں سے نہیں پہنچے گی بلکہ مسجد ایک امن اور سلامتی پیار اور محبت کا symbol بن کے اُبھرے گی، وہاں احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر قرآنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور ہمسایوں کے حقوق بہت وسیع ہیں۔

مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

☆ خلیفہ کے چہرے پر مستقل مسکراہٹ ہے اور پیار جھلک رہا ہے۔ مجھے خلیفہ کے چہرے میں خدا نظر آتا ہے۔ ☆ خلیفۃ المسیح کے خطاب کا ایک ایک لفظ سچا تھا اور وقت کے تقاضا کے مطابق تھا۔ ہمیں شامل ہو کر بڑی خوشی ہوئی۔ ☆ خلیفۃ المسیح کے چہرہ سے روحانیت ظاہر ہو رہی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب ہم سب کیلئے بہت اہم ہے۔ ☆ آج کا پروگرام موجودہ مشکل حالات میں، امن کے قیام کیلئے ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ خلیفہ کا خطاب پُر شوکت تھا جس میں آپ نے محبت اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی۔ ☆ مجھ پر خلیفۃ المسیح کی تقریر نے جادو کرنے والا اثر کیا ہے۔ میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بڑا پُر حکمت تھا۔ ☆ حضور انور نے مختلف پہلوؤں سے محبت کی تعلیم پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کی شخصیت محبت سے لبریز معلوم ہوتی ہے اور ایسی جماعت پرامن ہی ہو سکتی ہے۔ ☆ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے کس خاص روح کے ساتھ آج بات کی ہے اور صرف یہی نہیں کہ بات کی بلکہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ انسان جو کہہ رہا ہے اُس کی زندہ جاگتی مثال بھی ہے اور یہ روح جو آپ کے اندر ہے اتنی طاقتور ہے کہ یہ آپ کے گردو نواح کے لوگوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف خطاب سن کر مہمانان کرام کے تاثرات

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 8، 9، 10 اور 11 اپریل 2017 کی مصروفیات

8 اپریل 2017ء (بروز ہفتہ)
لندن (برطانیہ) سے روانگی اور فرینکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے صبح پونے دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک شخص اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب موجود حاضرین کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں سات گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover سے گیارہ میل پہلے Folkestone کے علاقہ میں وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اِس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر بڑی گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو.کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر) مکرم غالب جاوید صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم مرزا محمود احمد صاحب (مرکزی آڈیٹر) مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے) اور مکرم سیّد محمد احمد ناصر صاحب نائب افسر حفاظت خاص اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد سوا گیارہ بجے چینل ٹنل پہنچے۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت، امیگریشن کی کارروائی کے بعد قریباً گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ چینل ٹنل میں جو ٹرینیں چلتی ہیں ان میں بعض دو منازل پر مشتمل ہیں اور ایک ٹرین میں 180 سے زائد گاڑیاں بورڈ کی جاتی ہیں۔ ٹرین اپنے وقت کے مطابق بارہ بجے، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کیلئے روانہ ہوئی۔

اس سرنگ (Channel Tunnel) کی کُل لمبائی 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ کا گہراترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔ قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بج کر 35 منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ فرانس کا وقت برطانیہ سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ ٹرین رکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔

جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم جری اللہ صاحب (مبلغ سلسلہ) نائب جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپرا صاحب اور مکرم حماد احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی اور جرمنی سے آنے والے وفد کے دیگر ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں یہاں سے آگے سفر شروع ہوا۔ جرمنی سے آنے والی تین گاڑیوں میں سے ایک گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا اور باقی خدام کی دو گاڑیاں قافلہ کے پیچھے تھیں۔ یہاں Calais سے 55 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیم میں داخل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق بارڈر کراس کرنے کے مزید 55 کلومیٹر بعد موٹروے پر ہی ایک ریسٹورنٹ Hotel Brugge - Oostkamp میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم اِن امور کی تکمیل کے لئے پہلے سے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔ قریباً تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک علیحدہ ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد ساڑھے چار بجے یہاں سے فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ بیلجیم میں مزید 223 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں بارڈر سے دس منٹ کی مسافت پر جرمنی کا شہر آخن (Aachen) آباد ہے۔ یہاں ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں کچھ دیر کیلئے رُکے۔ یہاں سے فرینکفرٹ کا فاصلہ 360 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی کے بعض مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش اور والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ میں ملبوس مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ فرینکفرٹ اور مکرم عبدالسمیع صاحب شعبہ جائیداد بیت السبوح نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ

Wiesbaden	Gross Gerau
Russelsheim	Bad Homburg
Hanau	Raunheim
Oberurssel	Maintal
Escborn	Morfelden
-	Friedberg

کی جماعتوں سے آئے تھے۔ اپنے آقا کے استقبال کے لئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ کوبلنز (Koblenz) سے آنے والے 130 کلومیٹر، کولون (Koln) سے آنے والے 170 کلومیٹر اور Nurnberg سے آنے والے 350 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ان استقبال کرنے والے احباب مرد و خواتین اور بچے بچیوں کی تعداد سولہ صد سے زائد تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دو رویہ کھڑے اپنے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ نو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین پہنچے تھے ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو دوران سال پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی احباب اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بیحد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو اُن کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ آئے تھے اور ان کو آب حیات عطا کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور یہ برکتیں اور یہ انعامات ہم سب کیلئے مبارک فرمائے، ہماری آئندہ نسلیں اور اولادیں بھی ان انعامات خداوندی سے ہمیشہ فیض پاتی رہیں۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

9راپریل 2017 (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 143 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز جرمنی کی 35 مختلف جماعتوں سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت کے حصول کیلئے آئی تھیں۔

Waiblingin سے آنے والے 230 کلومیٹر، Recklinghausen سے آنے والے 240 کلومیٹر Munster سے 260 اور Balingen سے 280 کلومیٹر ، Hannover سے آنے والی فیملیز 340 کلومیٹر، Leipzig سے آنے والے احباب 380 کلومیٹر، Oldenburg اور Delmenhorst سے آنے والی فیملیز 430 کلومیٹر، جب کہ Harburg سے آنے والے 470 کلومیٹر اور Berlin شہر سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ بیرون ملک کروشیا سے آنے والی فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے یہاں آئے اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے مل رہے تھے۔ یہ سبھی خوشی و مسرت سے معمور تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا تھا کہ جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں۔ وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھیں۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 30 منٹ تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج 32 فیملیز کے 137 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کا شرف پانے والے جرمنی کی درج ذیل 25 جماعتوں سے پہنچے تھے۔

Leipzig	Eppelheim
بُرخسال	گراس گیراؤ
Ruedesheim	Radolfzell
Goeppingen	Herborn
Riedstadt	Giessen
Hattersheim	Herford
Gemuenden	Soltau
مَن ھائیم	ہائیڈل برگ
Montabauer	Koeln
ویزبادن	لمبرگ
Eich	Nauheim
Mosbach	Bielefeld
-	Heilbronn

جرمنی کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ بیرونی ممالک کینیڈا اور پاکستان سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں 8:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم شیراز عمران، ولید احمد سعید، عارفین اسلام، ابیر احمد، عبدالرحمن، چوہدری یاسین نواز، رانا ثاقب محمود، رمیز احمد، واصف سلام، سالک عتیق، فاتح احمد بٹ، عدیل احمد۔

عزیزہ صبیحہ خالد، رامین احمد، مسکان احمد، باسمہ عادل، لبینہ شاہد، حدیقہ احمد، نیشا احمد، عطیہ بھٹی، پارسا دیول، جاذبہ محمود، عائشہ نواز، مہر النساء احمد، انیشہ احمد، عانیہ نور کاہلوں

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

10راپریل 2017 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

مسجد بیت العافیت کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق waldshut tiengen شہر میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر 40 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ سے waldshut شہر کا فاصلہ 370 کلومیٹر ہے۔ قریباً چار گھنٹے 20 منٹ کے سفر کے بعد تین بجے ہوٹل bercher میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد کے افتتاح کی تقریب کے حوالہ سے یہاں قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے مسجد بیت العافیت کیلئے روانہ ہوئے اور پانچ منٹ کے سفر کے بعد چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت العافیت میں ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین ، جوان بوڑھے بچے بچیاں آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لیے آج کا مبارک دن انتہائی خوشی و مسرت کا دن تھا۔ حضور انور کے مبارک قدم ان کے شہر کی سرزمین پر پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد اور دیدار کا منتظر تھا۔ آج ارد گرد کی قریبی جماعتوں کے لوگ بھی یہاں جمع تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچوں، بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کیے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ اس موقع پر ایک طفل عزیزم مامون اختر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کیے۔

صدر جماعت عمران بشارت صاحب، ریجنل امیر نصیر برمی صاحب اور اس ریجن کے مبلغ شکیل احمد عمر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ اس کے ساتھ ہی اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لیے مسجد میں رونق افروز رہے اور اس دوران مقامی جماعت کے تمام احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور کے استفسار پر صدر جماعت نے بتایا کہ یہاں اس جماعت کی تجنید 121 افراد پر مشتمل ہے۔ آج مسجد کے افتتاح کے موقع پر ارد گرد کی جماعتوں سے بھی احباب آئے ہوئے ہیں۔ ملک سوئٹزرلینڈ کا بارڈر یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سوئٹزر لینڈ سے بھی امیر صاحب اور بعض دوست اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کیں اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے اور ایک پودا لگایا۔ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے صوبائی ٹی وی SWR FREIBURG کی جرنلسٹ کوریج کے لیے آئی ہوئی تھی۔ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ چھوٹا سا شہر ہے تو آپ کی یہاں مسجد بنانے کی کیا غرض ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کو یہاں عبادت کرنے کیلئے اپنی جگہ کی ضرورت تھی۔ جس طرح یہودیوں کے SYNAGOGUE ہوتے ہیں۔ عیسائیوں کے چرچز ہوتے ہیں۔ ہر مذہب کی اپنی اپنی عبادت گاہیں ہوتی ہیں۔ ہمیں بھی عبادت کیلئے ایک مسجد چاہئے تھی تا کہ ہم اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔

☆ جرنلسٹ نے دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا آپ یہاں پر باہمی امن کی گفتگو کریں گے اور امن کے قیام کو پھیلائیں گے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا تو پیغام ہی امن اور محبت کا ہے اور یہی اسلام کی اصل تعلیم ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور دنیا کو بھی اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دکھائیں۔ یہ کام ہمارے لیے بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مقامی مجلس عاملہ اور جماعتی عہدے داران نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ مسجد کے قریبی علاقہ میں ایک کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ 6:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریب میں شرکت کے لیے تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے لوکل جماعت کے صدر عمران بشارت صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایک طفل نوید الحق بٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کیے۔اور عزیزہ فاتحہ رائے نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلھا العالی کی خدمت میں پھول پیش کیے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شکیل احمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور بعدازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

☆اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہاں کی کاؤنٹی WALDSHUT TIENGEN کی آبادی 167000 ہے اور اس WALDSHUT شہر کی آبادی 24 ہزار ہے۔ یہ شہر جرمنی کے قدیم شہروں میں سے ہے اور 1256ء میں اس کے آباد ہونے کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے۔اس شہر کا ایک حصہ جرمنی کے مشہور جنگل 5CHWARZWALD یعنی بلیک فوریسٹ سے لگتا ہے اور شہر کا دوسرا حصہ ملک سوئیٹزر لینڈ کی سرحد سے جا ملتا ہے۔ WALDSHUT شہر سطح سمندر سے 346 میٹر اونچائی پر واقع ہے۔اس شہر میں 1985 سے احمدی آباد ہونا شروع ہوئے اور سال 1986 میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت یہاں خدمت کے کاموں میں پیش پیش ہے۔ ہر سال نئے سال کے آغاز پر جماعت شہر کی صفائی کرتی ہے۔ مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ شہر کی انتظامیہ نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ دوران تعمیر مقامی پروٹیسٹنٹ چرچ نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جماعت کو اپنے ہاں نماز جمعہ اور نماز عیدین کے لیے جگہ دی۔ مسجد بیت العافیت جہاں تعمیر کی گئی ہے یہاں پہلے ایک مارکیٹ تھی۔ قطعہ زمین کا رقبہ 188 مربع میٹر ہے جو ایک لاکھ 18 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ 23 مارچ 2016 کو مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا ور 10راپریل 2017 کو تعمیر مکمل ہوئی۔ مسجد کے دو ہال ہیں جن کا رقبہ 101.70 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی 7 میٹر ہے۔ عورتوں اور مردوں کے ہال کے علاوہ ایک دفتر بھی بنایا گیا ہے اور اس کے علاوہ ایک کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔

☆امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر کی نمائندہ SYLVIA DOBELE صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ سٹی کاؤنسل کی ممبر ہیں اور سوشل پارٹی SPD کی بھی ممبر ہیں۔ موصوفہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آغاز میں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں اور لارڈ میئر کی طرف سے معذرت خواہ ہوں کہ وہ ایک دوسرے پروگرام میں شرکت کی وجہ سے آج یہاں نہیں آ سکے۔ میں نئی مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ مسجد بہت خوبصورت ہے اور ظاہری لحاظ سے سوچ بچار کے لیے، اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کیلئے بہت موزوں عمارت معلوم ہوتی ہے۔ میں شہر کے لوگوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے ہمارے لیے سہولت پیدا کی کہ ہم اس مسجد کو دیکھ سکیں اور یہ جان سکیں کہ آپ کی روایات کیا ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس مسجد کی شکل میں آپ نے اس شہر کو ایک چھوٹا سا ہیرا دیا ہے۔ جنہوں نے مسجد بننے سے پہلے اس عمارت کی حالت دیکھی ہوئی تھی وہ اب یقیناً خوش ہوں گے کہ اس عمارت کو ایک خوبصورت مسجد کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ موصوفہ نے کہا میں جماعت کا اس لیے بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اپنے دروازے ہمارے لیے کھولے ہیں اور ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم آپ کی تعلیم سے واقف ہو سکیں۔ کیونکہ یہاں پر کئی مذاہب ہیں اور ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو کھل کر اپنی تعلیم بتائی جا سکے اور ایک دوسرے کی تعلیم بھی سُنی جا سکے۔ ہم اس بات کو بہت اہم سمجھتے ہیں کہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن سے رہیں۔ میں خواہش رکھتی ہوں کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے۔ جس طرح آپ نے تعاون کیا اور اچھا تعلق رکھا۔ آئندہ بھی ایسا تعاون اور تعلق رہے گا۔ مسجد پر لکھے ہوئے آپ کے کلمہ کے بارہ میں کچھ تحفظات شہر کے لوگوں میں تھے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے خود آگے بڑھ کر ان کو دور کیا اور آپ نے بتایا کہ اس دنیا کا ایک ہی خالق ہے اور تمام مذاہب کا ایک ہی خالق ہے اور ایک ہی اللہ ہے جو سب کا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ ایسے تحفظات پیدا ہوئے۔ آخر پر موصوفہ DOBELE صاحبہ نے عرض کیا کہ میں خواہش رکھتی ہوں کہ آپ کی مسجد ہمیشہ آباد رہے اور بہت لوگ یہاں آئیں۔

☆بعد ازاں ڈاکٹر مائیکل ولکی صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف WALDSHUT TIENGEN کاؤنٹی میں قصبہ LORRAH کے میئر ہیں ڈاکٹر ولکی نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آج آپ کا بہت مشکور ہوں کہ مجھے اس مجلس میں مدعو کیا گیا۔ میں نے آپ کی دعوت کو بہت خوشی سے قبول کیا کیونکہ میں پہلے سے آپ کو جانتا تھا۔ موصوف نے کہا کہ یہاں اسلام سے ایک خوف، ڈر موجود ہے کیونکہ قریباً ہر روز دنیا کے مختلف حصوں جیسے برلن، سٹاک ہالم، لندن اور پیرس میں کچھ افراد اسلام کے نام پر دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اور قتل و غارت کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ڈر پیدا ہوتا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں لوگوں میں اسلام سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ اجنبیت ختم کر کے آپس میں واقفیت اور تعلق پیدا کیا جائے۔ ایک دوسرے سے ملنا چاہئے تاکہ تعارف بڑھے۔ موصوف نے کہا دو سال پہلے جماعت کے احباب میرے پاس آئے اور یہ پیش کش کی کہ جس طرح باقی جرمنی میں نئے سال کے آغاز کے موقع پر ہماری کمیونٹی شہر کی صفائی کرتی ہے اسی طرح ہم بھی اپنے شہر کی صفائی کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس شہر کے معاشرہ میں ہم اپنا حصہ ڈال سکیں۔ میں اس پر جماعت کا شکر گزار ہوں۔ لیکن ایک خوف بھرے ماحول کو ٹھیک کرنے کیلئے اور بھی بہت کچھ کرنا ہے۔ مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میں ایک ایسے شہر کا میئر ہوں جس میں 112 مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں اور ہم مل جل کر رہتے ہیں۔ دس سال سے ہم رمضان کے دوران اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ افطاری کے فنکشن بھی کرتے ہیں جو ڈر ختم کرنے کیلئے بہت مثبت عمل ہے۔ ڈاکٹر ولکی نے کہا میں آپ لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ مختلف طریقوں سے ہماری مدد کریں کہ لوگ آپس میں مل کر بیٹھیں۔ آپس میں ملیں اور تعارف بڑھے تاکہ ہم بھی آپس میں مل کر اسلام کی امن کی تعلیم پھیلا سکیں۔ اب آپ کی نئی زندگی مسجد کے ساتھ شروع ہو رہی ہے۔ میں آپ کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

☆اس کے بعد شہر Tiengen کے پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری stockburger نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: سب سے پہلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہر مذہب کا اپنا انداز اور اپنی روایات اور اپنی تاریخ ہوتی ہے اور اپنے مقدس مقامات اور تہوار اور مقدس شخصیات ہوتی ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب میں مختلف روایات بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن ایک بات پر ہم سب کی رائے برابر ہے اور وہ یہ کہ خدا ایک ہے۔ یہ رائے یورپ میں تو اکثریت کی ہے لیکن اگر آپ ایک ہندو سے پوچھیں تو اس کو تو ایک خدا کا نظریہ رکھنے کی مشکل پیش آئے گی۔ اب حل اس کا صرف یہی ہے کہ سچا مذہب خود بخود واضح ہوتا چلا جائے گا اور کامیابی حاصل کرتا چلا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی راہ نہیں۔ بس سچائی کو کامیابی حاصل ہوگی۔ سچائی کی کامیابی اور فتح کی بنیاد پیار اور محبت پر ہوگی۔ پیار اور محبت کو تو جنگ وجدال کے بغیر کامیابی ملتی ہے۔ اب اگر پیار اور محبت کو ہم نے پھیلانا ہے تو اس کیلئے سب سے ضروری یہ ہے کہ رواداری دکھائی جائے۔ مختلف عقائد جو امن پر مبنی ہیں ان میں کوئی روک نہیں پیدا کرنی چاہئے۔ ہم سب کا اپنے عقائد پر ایمان رکھتے ہوئے اکٹھا رہنا ہر حال میں ممکن ہے اور ہمیں لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بے شک انجانی چیز سے ڈر تو بعض اوقات لگتا ہے۔ لیکن اگر ہم انسان ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے تو وہ ڈر اور خوف ختم ہو جائے گا۔

موصوف نے آخر پر کہا کہ میں اس بات کو دوبارہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کو مدِ نظر رکھنا ہوگا کہ ہم سب ایک خدا کے ہی بچے ہیں اور ہم سب ایک ہی گھر میں بس رہے ہیں۔ اس گھر کا ایک آئین بھی موجود ہے۔ اس میں ہر انسان کو حقوق میسر ہیں کہ ہر انسان کو اس طرح کا عقیدہ رکھنے کی اجازت ہے جو وہ چاہتا ہے۔ یہ انسانی حقوق ہیں جو آئین میں انسان کو آزادی دیتے ہیں۔ اور اس طرح ہم لوگ جرمنی میں مختلف مذاہب کی صورت میں رہ سکتے ہیں۔ ہمارے لیے اکٹھے رہنے میں کوئی مشکل نہیں ہونی چاہئے اور خاص طور پر آپکی جماعت کے جو مختلف پروگرامز ہیں وہ اس طرز کے ہیں جن میں ہم بطور عیسائی اچھی طرح شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کی مجھے نہایت خوشی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آگے چل کر ہمارا اکٹھا رہنا پیار اور محبت سے ہی مزید بڑھتا چلا جائے گا۔ میں نے امیر صاحب کی تقریر سے سنا کہ آپ کی جماعت دوسرے ممالک میں عیسائیوں کو بھی عبادت گاہ میسر کرتی ہے۔ یہ تو بہت ہی اچھا کام ہے۔ اس طرح سے اکٹھے رہنا بالکل ممکن ہے۔ پیار اور محبت سے ہی مل کر چلا جا سکتا ہے۔ شکریہ کہ مجھے آپ نے دعوت دی اور بطور پادری کے ادھر بات کرنے کی بھی اجازت دی۔ شکریہ۔

بعدازاں سات بج کر سات منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی بنیاد پہ اور پھر بعض مقررین کے کہنے پہ کچھ نوٹس بنائے تھے۔ لیکن میں مسٹر stockburger صاحب کا شکر گزار ہوں جو پریسٹ ہیں انہوں نے میرا کام بہت آسان کر دیا اور بہت ساری باتیں جو امن کی اور مذہب کے بارہ میں میں نے کہنی تھیں وہ انہوں نے میری طرف سے کہہ دیں۔ اس لیے ان کا شکریہ۔

بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے کہ مختلف مذاہب ہونے کے باوجود اگر مختلف مذاہب آپس میں مل جُل کر رہیں۔ اسی لیے قرآن کریم نے عیسائیوں کو بھی، یہودیوں کو بھی، اہل کتاب کو، مسلمانوں کی طرف سے یہ پیغام دیا، آنحضرت ﷺ کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ آؤ ہم اُس بات پر مل کر کام کریں، اس کلمہ پر ہم آکر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ مشترک کلمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ایک اختلاف ان سے میں یہاں کروں گا انہوں نے کہا کہ ہندو ایک خدا کو نہیں مانتے۔ اصل میں ہندو بھی ultimately باوجود اپنے مختلف دیوتاؤں کے ایک خدا تک پہنچتے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ مختلف قوموں کے لیے آئے مختلف زمانوں میں آئے اور اگر سب اللہ کی طرف سے آئے اور اس خدا کی طرف سے آئے جو اس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے اس خدا کی طرف سے آئے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تو پھر پیغام بھی ایک ہونا چاہئے تھا اور وہ پیغام ایک ہی تھا کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہو۔ اسی لیے ہم جو حقیقی مسلمان ہیں، تمام انبیاء پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام قوموں میں تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء آئے وہ فرستادے اور نیک لوگ آئے جنہوں نے مذہب کو قائم کیا۔

پس جب سب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ ایک دوسرے سے جنگیں کرو، لڑائیاں کرو، ایک دوسرے سے اختلافات کرو بلکہ اگر قرآن کریم کو غور سے پڑھیں تو وہاں جب جنگ کی اجازت آنحضرت ﷺ کو دی گئی تو وہ اجازت ایک لمبے عرصے کی جو پرسی کیوشن مسلمانوں پر ہوئی، جب آپ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اس کی وجہ سے دی گئی۔ اور جو آیت قرآن کریم میں اس اجازت کے بارہ میں ہے اس میں بڑا واضح لکھا ہے کہ اگر تم نے ان ظالموں کے ہاتھوں کو نہ روکا تو پھر یہ ظلم بڑھتے چلے جائیں گے اس لیے ان کو سزا دینا ضروری ہے۔ اور قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ان کو سزا دینا اس لیے ضروری ہے کہ اگر ان کو نہ روکا گیا تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا نہ کوئی synagogue باقی رہے گا نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جہاں لوگ عبادت کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

پس ایک حقیقی مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنی مسجد میں عبادت کرنے کیلئے آتا ہے اور جب وہ اپنی مسجد کی حفاظت کی خواہش رکھتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ چرچ کی بھی حفاظت کرے وہ یہودی synagogue کی بھی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ بھی پیار اور محبت سے رہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر اگر عمل ہو تو پھر محبت پیار اور بھائی چارہ پھیلتا ہے۔

ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی گئی جس میں خلاصہ یہی بیان کیا گیا کہ تم لوگوں کے حق ادا کرو۔

غریبوں کے حق ادا کرو۔ یتیموں کے حق ادا کرو۔ مسافروں کے حق ادا کرو اور ان کی مدد کرو۔ خدمتِ خلق کے کام کرو اور پھر یہ بھی اس میں بیان ہوا کہ نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ زکوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنے مالوں کو پاکیزہ کرو اور مال پاکیزہ کس طرح ہوتا ہے۔ مال پاکیزہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے رستہ میں خدمتِ خلق کے کام میں خرچ کرنے سے ہوتا ہے۔ پس یہ حقیقی مسلمان تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں اور ہم احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جہاں احمدی مسلمان پوری دنیا میں تبلیغ کرتے ہیں

اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسکول اور ہمارے کالج اور ہمارے ہسپتال جو دنیا کے مختلف غریب ملکوں میں، افریقہ کے ملکوں میں یا ایشیا کے غریب ملکوں میں قائم ہیں۔ اسلئے کہ انسانیت کی خدمت کریں اور بغیر کسی امتیاز کے خدمت کرتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے 90 فیصد مریض عیسائیوں میں سے ہیں۔ ہمارے اسکولوں کے طلبا میں سے نوے فیصد طالبِ علم عیسائیوں میں سے ہیں یا لامذہبوں میں سے ہیں یا دوسرے مذاہب میں سے ہیں۔ اور جو ان میں سے ذہین ہیں ان کو ہم بغیر کسی امتیاز کے وظیفے بھی دیتے ہیں۔ صرف اسلئے کہ ایک انسان کا حق ہے کہ اگر بعض حالات کی وجہ سے وہ بعض چیزوں سے محروم کیا گیا ہے تو جس حد تک اس کی مدد ہو سکتی ہے اسکی محرومیت کو ختم کیا جائے اور یہی انسانیت کی خدمت ہے۔

یہاں مسجد کا ذکر ہو رہا ہے مسجد عبادت کیلئے بنائی جاتی ہے لیکن قرآن کریم میں یہ بھی ذکر ہے کہ تمہاری یہ نمازیں تمہارے لئے ہلاکت کا باعث بن جائیں گی۔ کیوں ہلاکت کا باعث بن جائیں گی؟ ایک طرف اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری عبادت کرو۔ دوسری طرف کہتا ہے تمہاری عبادت جو ہے تمہاری نمازیں جو ہیں میں تمہارے منہ پر ماروں گا۔ یہ تم پر الٹا دی جائیں گی۔ کیونکہ تم غریبوں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم یتیموں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم ملک میں فساد پیدا کرنے والے ہو۔ اسلئے تمہاری نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ پس ایک حقیقی مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے یا کسی قسم کے فتنہ اور فساد کرنے کا اسے خیال آ سکتا ہے۔

ابھی جب مسجد کے افتتاح کیلئے میں گیا تو آپ کے ایک نیشنل ٹی وی چینل نے مجھ سے سوال کیا کہ کیوں اس چھوٹے سے شہر میں آپ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے اسکو یہی جواب دیا تھا کہ یہاں احمدی رہتے ہیں یہاں عیسائی بھی رہتے ہیں یہاں یہودی بھی رہتے ہیں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی رہتے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں 120 قومیں رہتی ہیں۔ تو ہر ایک نے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کیلئے اپنی اپنی عبادت گاہیں بنائی ہوئی ہیں پس احمدی مسلمانوں کو بھی ایک عبادت گاہ کی ضرورت تھی جو ہم نے بنائی تا کہ اللہ کی عبادت بھی کریں اور انسانیت کی خدمت کے کام مزید بہتر رنگ میں اور پلاننگ سے کر سکیں اور یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی لئے ہم ہر جگہ دنیا میں مساجد بھی بناتے ہیں اور حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔

یہ جگہ ایک زمانہ میں ایک مارکیٹ تھی۔ آج اس کو مسجد میں convert کر دیا گیا۔ اسی طرح جرمنی کے ایک اور شہر میں (میں نام بھول رہا ہوں) ایک جگہ پہلے ایک مارکیٹ تھی بعد میں اس کو مسجد میں بدل دیا گیا وہاں بھی ان کو یہ کہا تھا ایک مارکیٹ تھی جہاں لوگ آتے تھے اور مادی چیزیں خریدتے تھے اب یہ جگہ مسجد میں تبدیل کر دی گئی ہے تا کہ یہاں وہ لوگ آئیں جو روحانی چیز خریدنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے والے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے کیلئے منصوبہ بندی کرنے والے ہوں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد بن گئی تو مسلمان اکٹھے ہو کر پتا نہیں کیا منصوبہ بندی کریں گے۔ کس طرح شہر کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ بڑا غلط تصور ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں جاتی ہے مساجد بناتی ہے وہاں جو ''محبت سب کیلئے ،نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ ہے اس نعرہ کو پہلے سے بڑھ کر زور سے لگاتی ہے اور دنیا کو بتاتی ہے، ہمسائیوں کو بتاتی ہے کہ اصل چیز یہی ہے جو ایک مذہب کے ماننے والے کا کام ہے۔ مذاہب فتنے پیدا کرنے کیلئے نہیں آئے۔ مذاہب کے بانی اور ہر نبی محبت اور پیار پھیلانے کیلئے آئے تھے۔ اُس خدا کی طرف سے آئے تھے جو اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا یہ پیغام ہے اور آپ لوگوں کو بھی میں یہ پیغام دیتا ہوں۔ ہمارے ہمسائے اب دیکھیں گے کہ یہاں اس عمارت کو جو مارکیٹ سے مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے تو اس مسجد سے جہاں خود عبادت کرنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے وہاں عبادت کرنے کیلئے آنے والے لوگ اپنے اردگرد کے ماحول میں محبت اور پیار بھی بانٹیں گے۔ پہلے مارکیٹ میں آپ رقم دے کر چیز خریدتے تھے لیکن یہاں بغیر کچھ خرچ کئے آپ کو محبت اور پیار کے نمونے ملیں گے، محبت اور پیار کے تحفے ملیں گے۔ پہلے آپ اپنی جیب میں سے خرچ کر کے ایک مادی چیز خریدتے تھے اب یہاں وہ لوگ جو اس مسجد میں عبادت کرتے ہیں اپنی جیب سے خرچ کر کے اپنے ہمسائیوں کیلئے محبت اور پیار بانٹیں گے اور یہی ایک اسلامی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہے اور یہی احمدیوں کو یہاں دکھانا چاہئے۔ اگر یہ نمونہ نہیں دکھائیں گے تو وہ احمدی مسلمان کہلانے کے قابل نہیں اور اب اس مسجد کے بعد احمدی مسلمانوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہوگی کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ اُن کی تکلیفوں کا خیال رکھیں اور کسی بھی قسم کی نہ روحانی نہ مادی تکلیف ان کو پہنچائیں اور جب یہ ہوگا تو تب ہی اس مسجد کے اس نام ''عافیت'' کا بھی پاس کرنے والے ہوں گے اور اس کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔ عافیت اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی عافیت میں انسان آتا ہے تو ہر شر سے محفوظ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو یہ کہتا ہوں کہ جو میری صفات ہیں ان کو تم اپنی اپنی استعداد کے مطابق اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کی صفت عافیت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم احمدی جو اس علاقہ میں رہتے ہیں اس شہر کے ہر باسی اور خاص طور پر ہمسایوں کو اپنی طرف سے جس حد تک عافیت میں رکھ سکتے ہیں حفاظت میں رکھ سکتے ہیں ان کی حفاظت کریں اور کبھی بھی ہمارے سے ان کو کوئی شر نہ پہنچے۔

مجھے امید ہے کہ اگر یہ کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تحفظات ہیں گو کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے تعاون کیا ہمسایوں نے بھی تعاون کیا لیکن یہ بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس شہر کے جو جماعت احمدیہ کو اُس طرح نہیں جانتے جس طرح باقی شہروں میں تعارف ہے تو اس مسجد کے بننے سے یہ تعارف مزید بڑھے گا۔

لارڈ میئر کی جو قائم مقام محترمہ ہیں انہوں نے اظہار کیا کہ مسجد کی مثال ہیرے کی ہے اور یہ ہیرا یقیناً ہے لیکن اگر احمدی مسلمان اس ہیرے کی پہچان کروانے والے ہوں گے تب ہی ہیرا نظر آئے گا۔ اگر اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کریں گے اگر اپنے شہر میں فتنہ اور فساد پیدا کرنے والے ہوں گے تو لوگ کہیں گے کہ جس کو ہم ہیرا سمجھے تھے یہ تو جعلی چیز نکلی۔ پس اس مسجد کے بننے سے ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ جہاں میں آپ مہمان لوگوں کو کہوں گا کہ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی تکلیف احمدی مسلمانوں سے نہیں پہنچے گی بلکہ مسجد ایک امن اور سلامتی پیار اور محبت کا symbol بن کے ابھرے گی۔ وہاں احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر قرآنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور ہمسایوں کے حقوق بہت وسیع ہیں۔ اس حد تک وسیع ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس حد تک ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک وقت میں مَیں سمجھتا تھا کہ وراثت میں بھی ہمسائے کا حق شامل کر لیا جائے گا۔ پس اسلام میں ہمسائے کی یہ اہمیت ہے۔ جب یہ اہمیت ہو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمسایوں کی تکلیفوں کو دُور کرنے کیلئے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ مل جُل کر کام کرنے کیلئے ہیں اور ہماری طرف سے کوئی خوف اور کسی قسم کے شر کی امید نہیں رکھنی چاہئے کہ شاید یہ بھی باقی مسلمانوں کی طرح نہ ہوں کیونکہ مسلمان آجکل بدنام ہیں۔

ایک مقرر نے بہت ساری مثالیں دیں بیلجیئم کے ظلم کی، قتل کی مثال دی سٹاکہوم میں حملہ کی اور لندن میں حملہ کی مثال دی لیکن یہی چیزیں بعض مسلمان اپنے ملکوں میں بھی کر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو بھی قتل کر رہے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ مسلمان صرف غیر مسلموں کو قتل کرنا چاہتے ہیں بلکہ یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کیلئے جو بھی سامنے آتا ہے جو بھی ان سے اختلاف کرنے والا ہے اُس کو قتل کرتے ہیں اسلئے بیشمار مسلمان، مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔

پس آج اگر دنیا کو ضرورت ہے تو پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ اُس نعرہ کی ضرورت ہے جو ہم لگاتے ہیں کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اور یہی وہ نعرہ ہے کہ اگر ہم اس کو سمجھ سکیں تو پھر مسلمان مسلمان کے بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حق ادا کرے گا اور اصل بنیاد یہ ہے جو بانی اسلام نے کہا کہ میرے آنے کے مقصد دو ہیں جس کی وجہ سے میں نے اپنی جماعت قائم کی ہے۔ ایک یہ کہ بندے کو یہ بتاؤں کہ ایک خدا ہے اور تم اس خدا کو مانو اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو۔ جس طریقے سے بھی کر سکتے ہو اس کے قریب آؤ۔ دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق پہچانے، قطع نظر اس کے کہ کوئی عیسائی ہے یہودی ہے ہندو ہے یا کسی اور مذہب کا ہے یا مسلمان ہے۔ ہر انسان کے حقوق ہیں اور ایک انسان کو قطع نظر اس کے مذہب کے اس کا حق ادا کرنا چاہئے اور جب بھی اسے خدمت کی ضرورت ہو اسے خدمت کرنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ ہم احمدی اس شہر میں بھی اس بات پر عمل کرنے والے ہوں اور آپ لوگوں کی صحیح خدمت کرنے والے ہوں اور یہاں کے لوگ جن کے دل میں ذرا سے بھی تحفظات ہیں ان کے تحفظات دُور ہوں اور وہ سمجھیں کہ احمدی مسلمان حقیقت میں پیار محبت اور بھائی چارہ کے symbol ہیں۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر 27 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اسکے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ بعض مہمان باری باری آکر حضور انور سے ملاقات کرتے رہے، حضور انور مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔

ریڈیو چینل SWR 4 کی جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

☆ ریڈیو چینل SWR 4 کی جرنلسٹ نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔ جرنلسٹ کے مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں پر بھی ہماری کمیونٹی ہے ہم مسجد بنانے کی کوشش کرتے

ہیں۔ جہاں بھی علاقہ کی کونسل، اتھارٹیز اجازت دیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم مسجد بنائیں اور ہم مسجد کی تعمیر کیلئے مناسب اور موزوں جگہ بھی دیکھتے ہیں۔ ہم بہت امن پسند لوگ ہیں۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا آپکا کام زیادہ آسان ہوتا جارہاہے یا زیادہ مشکل؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب لوگ ہمیں جانتے ہیں اور ہمارا تعارف ہوجاتا ہے تو پھر ہمارا کام آسان ہوجاتا ہے کیونکہ ہر شخص کو امن پسند ہے اور لوگ دیکھتے ہیں کہ ہم امن پسند لوگ ہیں۔ تو وہ ہماری طرف آتے ہیں۔

☆جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ کل بھی کسی مسجد کا افتتاح کررہے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انشاء اللہ العزیز۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اس پروگرام کی تکمیل کے بعد آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ بعد ازاں آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے ’’مسجد بیت العافیت‘‘ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنے جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج اس مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے انکے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں:

☆پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Stockburger صاحب جنہوں نے اپنا ایڈریس بھی پیش کیا تھا۔ حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے جو روح آج ہم میں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، میری یہ خواہش ہے کہ جہاں کہیں بھی آپ جائیں اسی روح کو پھیلائیں جس کے ذریعہ بالآخر ساری دنیا میں امن پھیل جائے گا۔

☆Basel شہر سے ایک ڈاکٹر مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوئے موصوف کہنے لگے کہ میری ساری زندگی یہ جستجو رہی کہ مجھے امن پسند مسلمان کہیں مل جائیں۔ آج آپ لوگوں نے میری اس خواہش کو پورا کردیا ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کررہا ہوں۔ آج مجھے یہ لوگ مل گئے ہیں۔

☆ایک خاتون جس کا تعلق Catholic چرچ سے ہے کہنے لگیں کہ خلیفہ کے چہرے پر مستقل مسکراہٹ ہے اور پیار جھلک رہا ہے۔ مجھے خلیفہ کے چہرے میں خدا نظر آتا ہے۔

☆اٹلی سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی اپنے دوست کے ساتھ اس پروگرام میں شامل ہوئی۔ اس لڑکی نے بتایا کہ میرا دوست اس پروگرام میں شامل ہونے سے گھبرا رہا تھا کیونکہ اسلام کے بارہ میں اس کے منفی جذبات تھے لیکن پروگرام میں شامل ہونے اور حضور انور کا خطاب سننے کے بعد اسکا اسلام کے بارہ میں نظریہ بالکل بدل گیا۔ یہاں تک کہ اس نے فوراً اپنے موبائل سے اپنے کسی دوسرے مسلمان دوست کو message کیا کہ آج مجھے پتہ لگا ہے کہ تمہارا مذہب کتنا خوبصورت ہے۔

☆ایک البانین فیملی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب کا ایک ایک لفظ سچا تھا اور وقت کے تقاضا کے مطابق تھا۔ ہمیں شامل ہوکر بڑی خوشی ہوئی۔

☆ایک طالب علم نے کہا خلیفۃ المسیح کے خطاب نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ میرے بہت سے دوست مسلمان ہیں مگر میں آج اسلام اور اس کی تعلیمات کی بالکل مختلف تصویر لے کر جارہا ہوں۔

☆ایک مہمان کہنے لگے کہ مجھے حضور انور کی شخصیت اور خطاب نے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ حضور انور نے دوسرے مقررین کے ایڈریس سے ان کی باتیں لیں اور پھر ان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جب کہ Pope صاحب ایسا نہیں کرتے۔

☆چرچ کی ایک نمائندہ خاتون حضور انور کے خطاب کے بعد بار بار حضور انور کی طرف اشارہ کرتیں اور کہتیں کہ خلیفۃ المسیح کے چہرہ سے روحانیت ظاہر ہورہی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب ہم سب کیلئے بہت اہم ہے۔

☆بوزنیا سے تعلق رکھنے والی تین پڑھی لکھی خواتین آج کی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ آج کا پروگرام موجودہ مشکل حالات میں، امن کے قیام کیلئے ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ خلیفہ کا خطاب پُرشوکت تھا جس میں آپ نے محبت اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی۔ ہمارے اپنے احمدی ہمسایوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ مقامی جماعت کی کم تعداد ہونے کے باوجود یہ پروگرام بہت ہی منظم تھا۔

☆ایک مہمان Toni صاحب کہنے لگے کہ خلیفہ کی طرز گفتگو پر میری نظر رہی۔ میں نے آپ کی آواز کو نرم محسوس کیا اور آپ کی ذات کو Dialogue کا متلاشی پایا۔

☆پروٹسٹنٹ چرچ کی ایک خاتون کہنے لگیں کہ جب پادری صاحب نے ایڈریس کیا اور اچھی باتیں کیں لیکن اتنا لمبا کردیا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اب یہ چُپ ہوجائے۔ پھر اس کے بعد جب خلیفۃ المسیح آئے تو میں نے سوچا کہ خطاب زیادہ لمبا نہ کریں۔ لیکن جب خلیفۃ المسیح نے بات شروع کی تو اتنا زیادہ لطف آیا اور دل پر اثر ہوا کہ دل چاہا کہ اب یہ اپنا خطاب ختم نہ کریں۔ خلیفہ نے بہت دھیمے انداز میں محبت کے ساتھ امن کا پیغام دیا ہے۔

☆ایک مہمان خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ مجھے آج کی اس تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ میرے بچوں کی احمدی بچوں سے دوستی ہے۔ جب سے ان کی احمدی بچوں سے دوستی ہے میں نے ان میں ایک مثبت اور اچھی تبدیلی دیکھی ہے۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی تھی کہ آپ کی تعلیم کیا ہے، آج یہاں آنے کے بعد مجھے پتا لگ گیا ہے کہ میرے بچے اچھے دوستوں کے ساتھ ہیں اور محفوظ ہیں۔ موصوفہ حضور انور سے ملیں اور کہنے لگیں کہ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ حضور انور مجھے اٹھ کر ملے ہیں اور میری عزت افزائی کی ہے۔ جب کہ حضور انور اوپر اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے اور میں نیچے تھی۔ تب بھی حضور انور میرے لئے جھک کر کھڑے ہوئے۔

☆سکول کے ایک استاد Volker Mauch نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ احمدی بچیاں میرے سکول میں پڑھتی ہیں۔ ان کی وجہ سے میں یہاں آیا ہوں۔ مجھ پر خلیفۃ المسیح کی تقریر نے جادو کرنے والا اثر کیا ہے۔ میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بڑا پُرحکمت تھا۔ آپ نے پہلے مقررین کی باتوں کو غور سے سنا اور پھر ان کے تحفظات کا بڑی خوبی سے جواب دیا۔ اکثر لوگ اپنی تقریریں لکھ کر لاتے ہیں۔ لیکن خلیفۃ المسیح مقررین کے ایڈریس کے دوران نوٹس لیتے رہے اور پھر یہاں کے مسائل کا حل بڑی خوش اسلوبی سے پیش کیا۔ میں خوش نصیب ہوں کہ آج اس مجلس میں شامل ہوا ہوں۔

☆پولیس کی سیکریٹ ایجنسی کے ایک ممبر اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے کہنے لگے کہ خلیفہ کا آج کا خطاب نہایت اہمیت کا حامل تھا۔ آج کے ان حالات میں ایسے ہی خطاب کی ضرورت تھی۔

☆ایک جرنلسٹ کہنے لگے کہ وہ اس بات پر حیران ہے کہ ایک چھوٹی سی جماعت کی چھوٹی سی مسجد کے افتتاح کیلئے اتنا بڑا مقام رکھنے والا شخص شامل ہوا ہے۔ یہ بات آپ کے خلیفہ کے مقام کی شان کو بلند کرتی ہے اور ان کا اپنی جماعت سے پیار اور شفقت کا اظہار ہوتا ہے۔

☆ایک مہمان خاتون نے بتایا کہ میں نے خلیفہ میں عاجزی ہی دیکھی ہے۔ آپ کے خطاب میں روزمرّہ سے متعلق باتیں اچھی محسوس کیں۔ میں اس بات سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں کہ مجھے بطور عیسائی اسلام سے متعارف کروایا گیا اور وسیع معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

☆ایک مہمان Bernd Mr. نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے مختلف پہلوؤں سے محبت کی تعلیم پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کی شخصیت محبت سے لبریز معلوم ہوتی ہے اور ایسی جماعت پرامن ہی ہوسکتی ہے۔ موصوف نے اس بات پر حیرانی کا اظہار کیا کہ حضور انور کو اپنی پُرامن تعلیم کی وجہ سے مخالفین کا ڈر نہیں جو آپ کو نقصان پہنچاسکتے ہیں۔

☆ایک خاتون جو Religion Teacher تھیں، انکا اور ان کے خاوند کا کہنا تھا کہ آج انہوں نے خلیفہ کا خطاب سنا ہے۔ انہوں نے حقیقی خلافت کی محبت محسوس کی ہے۔

☆تقریباً آٹھ افراد جن کا تعلق Kindergarten سے تھا، اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ سبھی نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ اتنا بڑا رُتبہ رکھنے والی ہستی ایک چھوٹی سی جماعت کے پروگرام میں شامل ہوئی ہے۔ ایک خاتون نے بتایا کہ اسلام پر شدّت پسندی کا جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ اس سے اتفاق نہیں رکھتیں کیونکہ بائبل میں اس سے کئی گنا زیادہ شدّت پائی جاتی ہے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کی بڑائی آپ کی عاجزی میں نظر آتی ہے۔ آپ کے بیانات بھی بہت خوب تھے اور آپ نے اسلام کی امن پسندی کی جو تصویر پیش کی اس کے ذریعہ سے مجھ پر اسلام کے نئے معنے کھلے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ میرا تاثر مثبت ہے اور عزت مآب خلیفۃ المسیح نے جو یہ فرمایا کہ پیار محبت اور اخوت کی بہت ضرورت ہے یہ بات مجھے بہت پسند آئی اور تحفظات ختم کرنے کیلئے آپ نے بہت اچھے نکات بیان فرمائے ہیں۔

☆ایک مہمان خاتون نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے جو یہ فرمایا کہ ہم ایک ہی پیدا کرنے والے خدا کی تخلیق ہیں یہ بالکل درست بات ہے اور مجھے بہت پسند آئی۔ اس سے امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ یہاں کیا ہونے والا ہے مگر مجھے سب بہت پسند آیا ہے اور میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں یہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے کس خاص روح کے ساتھ آج بات کی ہے اور صرف یہی نہیں کہ بات کی بلکہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ انسان جو کہہ رہا ہے اُس کی زندہ جاگتی مثال بھی ہے اور یہ روح جو آپ کے اندر ہے اتنی طاقتور ہے کہ یہ آپ کے گردونواح کے لوگوں میں منتقل ہوجاتی ہے۔ میں نے آج خلیفۃ المسیح کی موجودگی سے بہت استفادہ کیا ہے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کا نہایت اچھا اور انسانی محبت سے پُرتاثر مجھ پر ہوا بلکہ یہاں آپ کی محفل سے مجھے بھی کچھ برکتوں کو سمیٹنے کا موقع ملا اور یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے، اگر میں آج یہاں نہیں آتا تو یقیناً بہت بڑی چیز سے محروم رہ جاتا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مجھے حقیقی اسلام کا تعارف حاصل ہوا جو ٹی۔وی میں نفرت اور شدت والے اسلام کے بالکل برعکس ہے اور یہاں سے مجھے امن اور محبت ملی ہے اور صرف یہ نہیں کہ لفظاً امن اور محبت ملی ہے بلکہ عملی طور پر بھی یہاں ایسے انسان ملے ہیں جو نفرت نہیں چاہتے۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ آج تک میں سوچتا تھا کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں مگر مختلف مذاہب نے مختلف راستے دکھائے۔ مگر آج یہاں آکر مجھے معلوم ہوا کہ مذاہب نے تو بڑے مشترکہ راستے بتائے ہیں نہ کہ اتنے مختلف۔ اور عزت مآب خلیفۃ المسیح نے اس بات کو بڑی خوبصورتی سے بیان فرمایا۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے بڑے واضح طور پر باقی تشدد پسند مسلمان اور داعش وغیرہ سے دُوری کا اظہار کیا اور ہمیں بتایا کہ اُن کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جو افسوس ناک اعمال دنیا میں ہورہے ہیں اس میں آپ لوگوں کا کوئی قصور نہیں بلکہ اُن کا جو اس تعلیم کو غلط بیان کرتے ہیں اور جیسا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہم سب کا کام ہے کہ محبت اور اخوت سے اس فتنہ کے خلاف کھڑے ہوں۔

☆ایک مہمان خاتون نے کہا کہ آج اس پروگرام کی بہت منظم طور پر تیاری تھی اور جو روحانی اور جسمانی طعام یہاں ملا وہ بہت لذیذ تھا۔

☆ایک مہمان مرد نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام حصول امن کے حوالہ سے بالکل درست ہے کہ کسی انسان کا خدا پر ایمان نہیں ہوسکتا اگر وہ قتل وغارت بھی کرے کیونکہ ایک لحاظ سے کسی معصوم کو قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے خدا پر ایمان کو بھی قتل کیا جارہا ہے۔

......☆......☆......☆......

11راپریل 2017ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مسجد بیت العافیت Waldshut میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب

آج پروگرام کے مطابق Augsburg شہر میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کی تقریب تھی۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو ہوٹل سے ملحقہ عمارت Old Pepoles' Home میں مقیم ایک عمر رسیدہ خاتون باہر کھڑی حضور انور کی آمد کی منتظر تھی۔ اس نے حضور انور کو ہوٹل میں آمد پر اور پھر مختلف پروگراموں کے لئے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ کہنے لگی کہ مَیں نے حضور انور سے ملنا ہے۔ چنانچہ یہ حضور انور سے ملی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد کہنے لگی کہ حضور انور کو دیکھ کر مَیں نے ساری دنیا دیکھ لی ہے۔ آج مجھے برکت مل گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد قافلہ Waldshut شہر سے Augsburg کیلئے روانہ ہوا۔ Waldshut شہر سے Augsburg کا فاصلہ 335 کلومیٹر ہے۔ قریباً چار گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد ہوٹل Dorint میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے

مطابق مسجد کے افتتاح کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کیلئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ چار بجے یہاں سے ’’مسجد بیت النصیر‘‘ کیلئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت النصیر میں ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے آقا کی آمد کا منتظر تھا ان کے لئے آج کا دن غیر معمولی برکتیں لئے ہوئے آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کے اس شہر کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے بڑے پُرجوش اور والہانہ انداز میں اپنے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے لوگ اس موقع پر موجود تھے جو کوریج دے رہے تھے۔ لوکل صدر جماعت مکرم ساجد محمود صاحب، ریجنل امیر مکرم ظفر ناگی صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم عثمان نوید صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

یادگاری تختی کی نقاب کشائی

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ جسکے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مقامی جماعت کے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ مقامی جماعت کے افراد میں سے ایک بڑی تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں وقارعمل کے ذریعہ حصّہ لیا تھا اور بعض ہنرمند افراد نے مختلف کام سرانجام دیئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اسکے بعد مقامی مجلس عاملہ، جماعتی عہدیداران اور وقارعمل میں حصّہ لینے والوں نے مختلف گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور آڑو کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد شہر Augsburg کے میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔ بعدازاں حضور انور نے جماعتی کچن کا معائنہ فرمایا اور پھر پروگرام کے مطابق چار بجکر 55 منٹ پر یہاں سے ہوٹل Dorint کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔

’’مسجد بیت النصیر‘‘ کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب

ہوٹل سے ملحقہ کانگرس ہال میں ’’مسجد بیت النصیر‘‘ کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کانگرس ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ مقامی صدر جماعت مکرم ساجد محمود صاحب، ریجنل امیر مکرم ظفر ناگی صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم نوید عثمان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر علاقہ کے میئر Stefan Kiefer، ممبر پارلیمنٹ Christine Kamm، ممبر پارلیمنٹ Harald Guller، ممبر پارلیمنٹ Johann Hausler نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ہال کے اندر تشریف لے آئے جہاں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ملک عثمان نوید صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ شہر Augsburg جنوبی جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور صوبہ Bayern کا قدیم ترین اور جرمنی بھر کا دوسرا قدیم شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی کا آغاز 15 قبل مسیح میں ہوا۔ اس شہر کی آبادی دولاکھ 80 ہزار ہے اور یہاں بعض قدیم اور تاریخی عمارات موجود ہیں۔

اس شہر میں احمدی احباب چالیس پچاس سال قبل آکر آباد ہوئے تھے۔ 1970ء کی دہائی میں یہاں کی مقامی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا استقبال کرنے کی سعادت عطا ہوئی تھی۔ یہاں کی مقامی جماعت گزشتہ کئی سالوں سے Blood Donation چیریٹی واک، فنڈ ریزنگ، شجرکاری اور بے گھر لوگوں کو کھانا مہیا کرنے کے ذریعہ اِس شہر کی خدمت کر رہی ہے۔

مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ ستمبر 2009ء میں مسجد کی تعمیر کی اجازت شہر کی انتظامیہ کی طرف سے موصول ہوئی۔ قطعہ زمین کا رقبہ 1055 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ اکتوبر 2008ء میں دولاکھ 95 ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا۔ مسجد کی تعمیر کا کام مارچ 2016ء میں شروع ہوا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کیلئے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 55.97 مربع میٹر ہے۔ مینارہ کی اونچائی 6.50 میٹر ہے جبکہ گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ مجموعی طور پر کُل Covered ایریا 225 مربع میٹر ہے۔ ایک دفتر اور لائبریری بھی موجود ہے اور کچن کی سہولت بھی حاصل ہے۔ سات گاڑیوں کی پارکنگ بھی ہے۔ یہ مسجد سڑک کے اوپر واقع ہے اور ہر گزرنے والا اس کو دیکھتا ہے۔

ڈاکٹر Stefan Kiefer میئر Augsburg کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ڈاکٹر Stefan Kiefer میئر Augsburg نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج کا دن جماعت احمدیہ جرمنی اور جماعت احمدیہ Augsburg کیلئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج آپکی ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ آج کے اس دن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ خلیفۃ المسیح جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ ہیں بنفس نفیس اس مسجد کے افتتاح کیلئے تشریف لائے ہیں۔ خلیفۃ المسیح پوری دنیا میں امن کا پیغام دیتے ہیں۔ آپ امن کے سفیر ہیں اور امن کے خطابات فرماتے ہیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کی امن، بھائی چارہ اور رواداری کے قیام کی کوششوں کیلئے مشکور ہیں موصوف نے کہا کہ آج کے اس دور میں جب کہ ہم مادی طور پر ایک سختی کے دور سے گزر رہے ہیں یہ خطرہ رہتا ہے کہ آپس میں نفرتیں پیدا ہو جائیں۔ اسلئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ یہ بتایا جائے کہ مذہب کس طرح آپس میں پیار اور محبت پیدا کر سکتا ہے جس سے لوگوں کو تحفظ ملتا ہے اور آج کا دن اس کی مثال ہے۔ مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کیلئے امن اور رواداری کی ایک طاقت ثابت ہوتی رہے گی۔ جماعت احمدیہ یہاں ظاہری طور پر مقبول ہو چکی ہے۔ میئر صاحب نے آخر پر کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی ترقی اور کامیابی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ Christine Kamm کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Christine Kamm نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں آپ کو یہاں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آج کا دن شہر Augsberg کیلئے بہت خوشی کا دن ہے۔ ہم سب کیلئے بہت اچھا دن ہے کیونکہ اس مسجد کی تعمیر اپنے اختتام کو پہنچ گئی ہے اور ہم سب نے یہ خوبصورت مسجد دیکھ لی ہے۔ یہ مسجد ہمارے شہر کیلئے ترقی کا باعث ہے اور خاص طور پر اس سلوگن کے ساتھ جو اس پر نمایاں طور پر درج ہے کہ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ موصوفہ نے کہا کہ شروع میں یہاں مشکلات پیش آئی تھیں۔ لیکن اب وہ مشکلات یاد بھی نہیں ہیں کیونکہ اتنی خوبصورت مسجد اس جگہ تعمیر ہو چکی ہے۔ مَیں اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ جو پیغام ساتھ لائے ہیں وہ امن، رواداری اور پیار اور محبت کا پیغام ہے۔ مَیں اس بات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ دنیا میں امن، عدل و انصاف اور انسانی حقوق قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں اور مذہب کے نام پر جنگ و جدال اور دہشتگردی کے خلاف ہیں۔ آپ کا پیغام اور آپ کا کام یہ دکھا رہا ہے کہ آپ لوگ اس شہر کیلئے مفید وجود ہیں۔ آخر پر موصوفہ نے کہا کہ مَیں اس مسجد کی تعمیر پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو آپ نے اس شہر کو تحفۃً تعمیر کر کے دی ہے۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ Harald Guller کا ایڈریس

اسکے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Harald Guller نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ بہت خوبصورت مسجد بنی ہے۔ یہ مَیں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میری پیدائش اس علاقہ میں ہوئی تھی بلکہ حقیقت میں یہ بہت خوبصورت مسجد بنی ہے۔ مَیں اس موقع پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے سارے وقت کے دوران یعنی مسجد کی پلاننگ، تعمیراتی کام اور افتتاح تک ہمیشہ ایک مثالی کردار اور نمونہ دکھایا ہے۔ آپ نے ہر موقع پر تعاون کیا، ہر چیز کھل کر بتائی اور کبھی بھی اخفاء سے کام نہیں لیا۔ پھر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بعض لوگوں نے کیوں مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ بننا چاہا۔ موصوف نے کہا کہ مسجد کی دیوار پر اگر کسی نے شرارت سے کچھ لکھا تو مسجد کی عمارت کو خراب کرنا یا توڑنا بالکل غلط فعل ہے اور اسکی ہمارے معاشرے میں گنجائش نہیں۔ موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف مواقع پر پروگراموں میں شامل ہوتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ آپ کی جماعت ملکی قوانین کی پابندی کرتی ہے اور انتہاپسندی اور تشدّد کے خلاف ہے۔ آپ کی جماعت اسلام کی امن والی تصویر پیش کر کے لوگوں کے خوف دُور کرتی ہے۔ موصوف نے آخر پر مسجد کیلئے اور جماعت احمدیہ کے لئے اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا اور آپس میں امن اور محبت سے رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ Johann Hausler کا ایڈریس

بعدازاں صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Johann Hausler نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں سب سے پہلے اس دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے ایسے اہم موقع پر شامل ہونے کا موقع میسّر آیا جو انسان کو ہمیشہ کے لئے یاد رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ Augsburg کے ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایسی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ مسجد میں انسان روحانی مقاصد کیلئے آتا ہے لیکن ساتھ یہ اکٹھے بیٹھنے کی جگہ بھی ہے۔ Augsburg کی چھوٹی سی جماعت نے مسجد تعمیر کر کے ایسا کام کر دکھایا جو دُور دراز تک اس کے مفید پہلو دکھائے گا۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور کا یہاں تشریف لانا شہر Augsburg کے لئے ایک اعزاز ہے بلکہ پورا Bayern صوبہ خوش نصیب ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں آئے ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ امن کے ایک پیغمبر ہیں اور دنیا کے سامنے اسلام کی اصل اور حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ آپ ایک ایسے وقت میں امن پھیلا رہے ہیں جب کہ فساد اور خطرے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ انسانوں کے حقوق اور وقار کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ موصوف نے کہا کہ آج کا دن اس بات کا ثبوت ہے کہ آپس میں امن اور پیار و محبت سے رہنا بالکل ممکن ہے اور جماعت احمدیہ نے ہمارے شہر میں یہ کر دکھایا ہے کہ کس طرح امن کے ساتھ رہا جاتا ہے۔ موصوف نے آخر پر اپنی پارلیمنٹ کی طرف سے اور اپنی طرف سے بھی مبارکباد پیش کی اور اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔ بعدازاں سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

✡ جماعت احمدیہ وینکٹا پور میں مورخہ 12ردسمبر 2016 کو مکرم محبوب علی صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عمران صاحب نے کی۔ نظم محمد عثمان پاشا صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم محمد عثمان پاشا صاحب صدر جماعت وینکٹا پور نے سیرت آنحضورؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد نور الدین، معلم سلسلہ وینکٹا پور)

✡ جماعت احمدیہ نانچاری مڈور، ورنگل میں مورخہ 12ردسمبر 2016 کو مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔

(محمد ولی پاشا، معلم سلسلہ نانچاری مڈور)

✡ جماعت احمدیہ نرمالا میں مورخہ 13ردسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آنحضورؐ کی سیرت کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد یعقوب پاشا، نرمالا)

✡ جماعت احمدیہ کٹا کشہ پور میں مورخہ 14ردسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم فراز احمد نے کی۔ نظم سید جاوید احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب اور خاکسار نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رحیم پاشا، معلم کٹا کشہ پور)

✡ جماعت احمدیہ تمڑاپلّی میں مورخہ 15ردسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم بادشاہ صاحب نے پڑھی۔ بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ (محمد بشیر، معلم تمڑاپلّی)

✡ جماعت احمدیہ پالا کرتی میں مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے آنحضورؐ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ فقیر احمد، معلم پالا کرتی، تلنگانہ)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

✡ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 19رفروری 2017 کو مسجد الحمد سعید آباد میں اور حلقہ بشارت نگر میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر درس ہوا۔ بعدہ خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مورخہ 20رفروری 2017 کو مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم محمد سہیل صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم غلام نعیم الدین صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سُنایا۔ مکرم قدیر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ نور میاں صاحب، مکرم ابوالحسن سلیم صاحب، مکرم حمید احمد غوری صاحب اور خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ مکرم دانش احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر مقابلہ حفظ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں 19 بچوں نے حصہ لیا۔ عزیزم عثمان حسین صاحب اوّل قرار پائے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

✡ جماعت احمدیہ وڈمان میں مورخہ 20رفروری 2017 کو مکرم محمد بشیر احمد صاحب صدر جماعت وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عمران صاحب نے کی۔ مکرم محمد محمود احمد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد رحیم احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم زبیر احمد صاحب، مکرم کلیم الدین صاحب اور خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق معلم سلسلہ وڈمان)

✡ جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مورخہ 20رفروری 2017 کو صبح بعد نماز فجر احمدیہ مسجد میں وقار عمل ہوا۔ صبح 9 بجے خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد نماز ظہر خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد مکرم محمد عبدالباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ (محمد یامین خان، معلم سلسلہ برہ پورہ، بہار)

سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر سیمینار

✡ جامعہ احمدیہ قادیان میں مورخہ 13رفروری 2017 کو صبح گیارہ بجے رحیم ہال میں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر سیمینار کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز حافظ جاوید احمد نائک نے کی۔ نعت عزیز فاصل محمد نے پڑھی۔ عزیز عبدالحئ رشی نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سُنایا بعدہ مکرم شیخ شہباز منعم نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ طلباء کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ دوسری تقریر مکرم بشیر احمد حبیب نے ''حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ استحکام خلافت'' کے موضوع پر کی۔ بعدازاں این محبوب احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخری تقریر مکرم ابو شہان منڈل نے ''حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے'' کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد مقررین کو تحائف دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ (مبشر احمد خادم، صدر سیمینار کمیٹی جامعہ احمدیہ قادیان)

دیگر مذاہب کے جلسوں میں احمدی نمائندہ کی تقریر

✡ ماہ نومبر 2016 میں گورونانک مشن انٹرنیشنل چنڈی گڑھ کی جانب سے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا جس میں وائس چانسلر چنڈی گڑھ یونیورسٹی کے علاوہ بہت سی سیاسی ومذہبی شخصیات نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں مکرم گیانی تنویر احمد خادم صاحب نے اسلام احمدیت کی نمائندگی میں اسلام کی امن بخش تعلیمات بیان کیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیام امن کے متعلق کی جانے والی گراں قدر مساعی کا بھی ذکر کیا۔ اس پروگرام میں آپ کے ساتھ مکرم مولوی سمیع الرحمن صاحب مبلغ چنڈی گڑھ، مکرم مولوی ناصر احمد خادم صاحب انسپکٹر بیت المال اور بعض احمدی نوجوان بھی شامل ہوئے۔

✡ ماہ نومبر میں ہی مکرم گیانی تنویر احمد خادم صاحب نے امرتسر میں سنت بابا دلجیت سنگھ جی کی طرف سے منعقدہ ایک جلسہ میں شرکت کی اور قرآن کریم اور گروگرنتھ صاحب میں توحید کی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قیام امن کے حوالے سے حضور انور کی گراں قدر مساعی کا بھی ذکر کیا۔ اس موقع پر مکرم مولوی طاہر احمد شمیم اور یونیورسٹی میں پڑھنے والے بعض احمدی طلباء بھی موجود تھے۔ مورخہ 19ردسمبر 2016 کو مکرم گیانی تنویر احمد خادم صاحب نے سکھوں کی جانب سے منعقد ہونے والے ایک جلسے میں شرکت کی اور سکھ ازم اور اسلام میں توحید کے موضوع پر تقریر کی۔

(عزیز احمد ناصر، مبلغ انچارج پنجاب)

15 روزہ فضل عمر درس القرآن کلاس

✡ مورخہ 26رجنوری تا 9رفروری 2017 کو جماعت احمدیہ گوہاٹی ضلع کامروپ کے تحت دو جماعتوں میں 15 روزہ فضل عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کلاس میں چھوٹے بڑے سب نے شامل ہو کر صحیح تلفظ سے قرآن مجید پڑھنا سیکھا۔ اس پروگرام کا اتنا اثر ہوا کہ علاقہ کے غیر احمدی لڑکے لڑکیوں نے بھی باقاعدگی سے اس کلاس میں شرکت کی۔ مورخہ 29رجنوری 2017 کو قرآن کریم کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر جلسہ ہوا جس میں علاقہ کے غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ مورخہ 5رفروری 2017 کو شانتی نگر میں بھی قرآن کریم کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر جلسہ ہوا جس میں غیر احمدی اور ہندو احباب نے بھی شرکت کی۔ شانتی نگر جماعت میں بھی درس القرآن کلاس لگائی گئی جس میں 30 طلبا نے شرکت کی۔ (ظہور الحق، مبلغ انچارج کامروپ میٹرو)

نارتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال میں سہ روزہ تربیتی کیمپ

✡ جماعت احمدیہ بتھاری ضلع 24 پرگنہ میں مورخہ 24 تا 26رجنوری 2017 کو سہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

کیا گیا۔ افتتاحی تقریب نماز مغرب کے بعد مسجد نور میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منصور مالی صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم صادق عمران صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم قاضی عبدالرشید صاحب مکرم مولوی ابو طاہر منڈل صاحب اور خاکسار نے کیمپ کے مقاصد اور اس کا شیڈیول بتایا۔ روزانہ دو نشستوں میں کیمپ کا انعقاد ہوا۔ علاوہ ازیں ہر روز ایک مقرر نے تربیتی موضوع پر خطاب کیا۔ آخری دن طلباء کا جائزہ لیا گیا۔ اختتامی تقریب مکرم دین محمد منڈل صاحب صدر جماعت بتھاری کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم قاضی عبدالرشید صاحب مکرم مرزا راشیق احمد صاحب، مکرم اکرم صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ شکریہ احباب، تقسیم انعامات اور صدارتی خطاب کے بعد پروگرام کا اختتام ہوا۔

(رقیب الاسلام منڈل، نائب مبلغ انچارج ڈائمنڈ ہاربر، بنگال)

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں دو روزہ تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 26۔27؍جنوری 2017 کو دو روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں انصار، خدام، اطفال اور لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ اس کیمپ میں مختلف گھنٹیوں میں سیرت آنحضور ﷺ، نماز کی اہمیت و برکات اور آداب وغیرہ بیان کئے گئے۔ اس موقع پر ایک محفل سوال و جواب منعقد کی گئی۔ دوسرے دن مورخہ 27؍جنوری کو دو کلاسز ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندانی پس منظر بیان کیا گیا اور رسالہ الوصیت کا درس دیا گیا۔ آخر پر صدر جماعت ساونت واڑی نے خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالستار، مبلغ سلسلہ ساونت واڑی وگوا)

ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کے تحت
فری رِلیف اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد

مجلس انصار اللہ حیدر آباد، سکندر آباد و مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کُنٹہ کی جانب سے مورخہ 5؍فروری 2017 کو کاسرلہ پاڑ میں ایک رِلیف اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی پروگرام مکرم ڈاکٹر شیخ محبوب احمد صاحب امیر ضلع نلگنڈہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کیمپ کا افتتاح مقامی سرپنچ محترمہ مادگانی ناگمہ نے کیا۔ مکرم تنویر احمد صاحب ممبر آل انڈیا ہیومنٹی فرسٹ و مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ پہلی تقریر مکرم مصطفیٰ صاحب معلم سلسلہ نے کی جس میں آپ نے ہیومنٹی فرسٹ کا تعارف کرایا اور جماعت کے رفاہی کاموں کا ذکر کیا۔ بعدہ کیمپ میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ تمام معزز مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ میڈیکل کیمپ میں علاوہ ہومیوپیتھی ادویات کے ایلوپیتھی دوائیاں بھی تقسیم کی گئیں جس سے 300 مریضوں نے استفادہ کیا۔ نیز 160 بیڈ شیٹس تقسیم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(محمد مبشر احمد، سیکرٹری ہیومنٹی فرسٹ)

جماعت احمدیہ ممبئی میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

جماعت احمدیہ ممبئی نے مورخہ 11؍فروری 2017 کو اپنا دوسرا پیس سمپوزیم منعقد کیا جس میں ممبئی کی کئی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو خاکسار نے کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم سید فواد احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعدہ نیشنل اینتھم ہوا۔ بعد ازاں مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور قیام امن کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بین الاقوامی کاوشوں کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ بعدہ حضور انور کے مختلف خطابات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری فلم دکھائی گئی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ مکرم رام پنیانی صاحب چیئرمین سنیٹر فار اسٹڈی آف سوسائٹی اینڈ سیکولرازم نے کہا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ راما کرشنا مشن ممبئی کے ہیڈ سوامی مکتی دانندہ نے کہا کہ اگر آج کے دور میں جنگ ہوتی ہے تو یہ انسانیت پر ایک لعنت ہوگی۔ زرتشتی مذہب کے نمائندہ ڈاکٹر ہومی ڈھالا نے تمام مذاہب کو مل کر امن کیلئے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ عیسائی مذہب کے نمائندے فادر ایس ایم مائیکل نے عالمی محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا۔ ممبئی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ چیف جسٹس بی جی کولسے پاٹل نے کہا کہ ایک ذمہ دار شہری ہونے کے ناتے ہمیں جہاں تک ممکن ہو سکے امن کو فروغ دینا چاہئے۔ آخر پر مکرم مسرت احمد منڈاسگر صاحب نے خطاب کیا۔ اس پیس سمپوزیم میں 200 مہمانان کرام نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا۔ پانچ اخبارات میں اس پیس سمپوزیم کی خبریں نشر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس پیس سمپوزیم کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

رمضان المبارک میں مجاہدہ کر کے
اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے راستے تلاش کریں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اگر ہم رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے تو کیا پھر مستقل ہدایت یافتہ ہو جائیں گے کہ صرف رمضان میں عمل کرلیا؟ رمضان تو ان باتوں کے لئے خاص طور پر یاد دہانی کے لئے آتا ہے اور آیا ہے کہ اس تربیتی اور مجاہدہ کے مہینہ میں ہم تربیت لے کر، مجاہدہ کر کے یا مجاہدہ کرنے کی کوشش کر کے ایک دوسرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے راستے تلاش کریں۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے اس کے ہم قریب ہوں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں تا کہ پھر ہم مستقل اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ ہم میں سے بعض بہتر عمل کرنے والے ہیں، بہتر عبادتیں کرنے والے ہیں، بہتر اخلاق والے ہیں۔ اس لئے جب جمع ہوتے ہیں، اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو اجتماعی طور پر ان دنوں میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے تو اس سے اپنی حالت کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24؍جون 2016)

جمشید پور میں پیشوایان مذاہب کانفرنس کا انعقاد

جماعت احمدیہ جمشید پور میں مورخہ 12؍فروری 2017 کو نظارت دعوت الی اللہ مرکزیہ کے تحت پیشوایان مذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے کی۔ مکرم سریو رائے صاحب سینئر فوڈ اینڈ سپلائی منسٹر صوبہ جھارکھنڈ بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم جمال شریعت احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدہ دیگر مذاہب کے نمائندگان اور سیاسی و سماجی کارکنان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب میں مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے اسلام کی امن بخش تعلیمات بیان کیں۔ آخر پر تمام مہمانوں کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا۔ اس کانفرنس کی 14 اخبارات اور تین نیوز چینلز میں خبریں نشر ہوئیں۔

(شبیر احمد چاند، مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

جماعت احمدیہ راؤل کیلا میں بُک اسٹال کا انعقاد

جماعت احمدیہ راؤل کیلا صوبہ اڈیشہ کی جانب سے 22ویں بُک فیئر راؤل کیلا کے موقع پر مورخہ 1 تا 12؍فروری 2017 تک ایک بُک اسٹال لگایا گیا۔ روزانہ 3 بجے سے رات 9 بجے اسٹال لگایا گیا جس کے ذریعہ کثیر تعداد میں افراد کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ راؤل کیلا اسٹیل پلانٹ کے سی۔ای۔او۔ بھی اسٹال پر تشریف لائے۔ تمام معزز مہمانوں کو جماعتی کتب تحفۃً دی گئیں۔ مورخہ 20؍فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر 6 تقاریر ہوئیں۔

(عبدالحفیظ، معلم سلسلہ راؤل کیلا، اڈیشہ)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

IRS INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8191: میں راشدہ.ایم زوجہ مکرم سفیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن منڈائیل ڈاکخانہ الانلّور ضلع پالکّڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صالح | الامۃ: راشدہ.ایم | گواہ: سی.محمد

مسل نمبر 8192: میں ایم.سفیر احمد ولد مکرم ایم حمزہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن منڈائیل ڈاکخانہ الانلّور ضلع پالکّڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صالح | العبد: سفیر احمد.ایم | گواہ: سی.محمد

مسل نمبر 8193: میں سراج الدین بی.کے ولد مکرم قمر الدین بی.کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن Chennam Kulangara ڈاکخانہ Vaniyambalam ضلع ملاپُورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف محمد بی.کے | العبد: سراج الدین بی.کے | گواہ: ادیب احمد بی.کے

مسل نمبر 8194: میں عارف محمد بی.کے ولد مکرم سی.کے محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن Chennam Kulangara ڈاکخانہ Vaniyambalam صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سراج الدین بی.کے | العبد: عارف محمد بی.کے | گواہ: ادیب احمد بی.کے

مسل نمبر 8195: میں ساحل احمد ولد مکرم محمد خلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نبیل احمد بھٹی | العبد: ساحل احمد | گواہ: مبارک احمد شمس

مسل نمبر 8196: میں محمد خلیل ولد مکرم علم دین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔5 کنال زمین بمقام درہ دلیاں۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نبیل احمد بھٹی | العبد: محمد خلیل | گواہ: مبارک احمد شمس

مسل نمبر 8197: میں نور تاج زوجہ مکرم محمد خلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر: -/20,000 روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خلیل | الامۃ: نور تاج | گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 8198: میں ثمینہ کوثر بھٹی بنت مکرم منظور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن دھری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد پردیسی | الامۃ: ثمینہ کوثر بھٹی | گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8199: میں حسیب احمد.ایس.اے ولد مکرم عبد اللطیف.ایس.ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن Pirayri،Ayyappankavu8/73 ضلع پالکّڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاکا تھالی | العبد: حسیب احمد.ایس.اے | گواہ: فاحین.ایم

مسل نمبر 8200: میں سلیم.اے ولد مکرم عبد الماجد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن پلّی مِیدو ڈاکخانہ کوتھیراپارا کونسیری ضلع پالکّڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔62.5 سینٹ رہائشی زمین تین کمرہ پر مشتمل ایک مکان۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.اے.محمود | العبد: سلیم.اے | گواہ: ناصر احمد زاہد

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

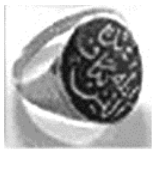

مسل نمبر 8201: میں زینتھہ زوجہ مکرم وی.ایم.ناصر قوم احمدی مسلمان عمر 46 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن Vallikkappottayil ڈاکخانہ Pirayiri ضلع Palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی :8.250 گرام (بشمول 3.500 گرام بصورت حق مہر)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وی.ایم.نصر　　الامۃ: زینتھہ　　گواہ: ایم.فاحین

مسل نمبر 8202: میں آسیہ زوجہ مکرم محمد شاہی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن Vallikkappattayil ڈاکخانہ Pirayiri ضلع پالکّڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:10 گرام 22 کیریٹ (بشمول حق مہر)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصر.وی.ایم　　الامۃ: آسیہ　　گواہ: Yakkathali

مسل نمبر 8203: میں منیرہ.ایم زوجہ مکرم اسماعیل صاحب،قوم احمدی مسلمان عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن سی.کے ہاؤس Kavakannu ڈاکخانہ منجیری ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔نقدی مبلغ-/35,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آئی.کے.صدیق　　الامۃ: منیر.ایم　　گواہ: سی.کے.منصور احمد

مسل نمبر 8204: میں فاطمہ کٹی ٹی.کے زوجہ مکرم ابوبکر سی.کے صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی، ساکن Chennam Kulangara ڈاکخانہ پتھاپریم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: بالیاں 1 جوڑی ، چین 1، لاکٹ 1، کڑا 1، انگوٹھی 1 (کل وزن 56 گرام)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حسبی رفینہ　　الامۃ: فاطمہ کٹی.ٹی.کے　　گواہ: شمیرہ.کے

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔سیدنا حضور انور کی منظوری سے اس سال سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل سے شروع ہے۔جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء میٹرک اور +2 کے امتحانات ختم ہوتے ہی ریزلٹ آنے سے پہلے بھی ماہ اپریل، ماہ مئی، ماہ جون اور ماہ جولائی میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے قادیان آکر داخلہ ٹیسٹ دے سکتے ہیں۔ریزلٹ آنے پر Mark Sheet جمع کروائی جاسکتی ہے۔داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے Select کریگی۔تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔ (3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔(4) گریجویشن پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

ضلعی امراء کرام، امراء جماعت، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلباء کا انتخاب کر کے اُنہیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تیاری کروائیں اور جلد سے جلد ایسے طلباء کے داخلہ فارم پُر کرا کر دفتر وقف نو بھارت میں بھجوائیں۔

داخلہ فارم بذریعہ mail منگوانے کیلئے ایڈریس:

qdnwaqfenau@gmail.com
In charge Waqf-e-Nau Department
Office Waqf-e-Nau India (Nazarat Taleem)
M.T.A Building, Civil Line, Qadian
Dist. Gurdaspur, Punjab, India (PIN-143516)
Contact : 01872-500975, 9988991775

(ناظر تعلیم و صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

بہت کامیابی پائیں گے۔ میں پولیس والا ہوں اور ایسا منظم انتظام اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا میں نے آپ کے انتظامات سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

ایک سیرین دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات پیش کی ہیں۔ اب میں مزید معلومات حاصل کروں گا اور شاید ایک دن میں خود بھی بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ کہتے ہیں یہاں آنے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ احمدیوں کا قرآن اور ہے لیکن آج یہ بات بھی میرے سامنے غلط ثابت ہوگئی۔

حضور انور نے فرمایا: ماربرگ ایک شہر ہے وہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا وہاں کی تقریب میں شامل ہونے والی ایک خاتون نے کہا کہ ہمسایوں کے حقوق سے متعلق پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے۔

پھر ایک اور مہمان نے کہا کہ عورتوں کا جو مقام پیش کیا ہے آپ کے خطاب میں وہ انتہائی خوبصورت مذہبی تعلیم ہے اور آپ کے ہاں مرد اور عورت کے مقام اور حقوق میں جو توازن ہے وہ مجھے بہت پسند آیا۔

لارڈ میئر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں پر اتنے زیادہ غلط الزام لگائے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے جواب میں دلائل دینے پڑ جاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی مغربی دنیا کا بندہ یا عیسائی اگر کوئی ظالمانہ حرکت کرے جیسے ناروے میں ایک قاتل نے عیسائیت کے نام پر قتل کئے تھے تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اس مذہب کا قصور ہے۔

ایک مہمان مسز جولیا کہتی ہیں بہت اچھے انداز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں تقریر کا یہ نکتہ بھی مجھے بہت اچھا لگا کہ اگر بندوں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو خدا کی عبادت کے کیا معنی ہیں۔ کہتی ہیں کہ میرا یہاں آنے سے پہلے یہی خیال تھا کہ اسلام بنیاد پرست انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہوگا لیکن آج کی تقریب نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں منفی فکر سے پاک کر دیا ہے اور میں اسلام کی امن اور محبت کی تعلیم سے بہترین رنگ میں آگاہ ہوئی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کے موقع پر ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ کوریج کا ذکر کیا۔ اس ذریعہ سے تقریباً ایک کروڑ لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ حضور انور نے فرمایا: میں جب دورے پر جاتا ہوں تو جس ملک میں جاؤں اس ملک کے کچھ حالات بیان کر دیتا ہوں لیکن یہاں یو۔کے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے یہاں بھی وسیع پیمانے پر اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کا کام ہو رہا ہے مختلف تنظیمیں بھی کام کر رہی ہیں جماعت کا تبلیغ کا سیکشن بھی کر رہا ہے اللہ کے فضل سے۔ فرمایا: مثلاً یہ پیس کانفرنس جو پچھلے دنوں پچھلے مہینے مارچ میں ہوئی ہے اس میں بھی بڑے وسیع پیمانے پر نہ صرف یو۔کے میں بلکہ دنیا میں بھی اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ حضور انور نے پیس سمپوزیم میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں کے تاثرات بیان کئے۔ فرمایا: ایک چرچ کی وارڈن کہتی ہیں کہ بہت دلچسپ اور زبردست پیغام تھا۔ اتحاد کا پیغام تھا جس کی آج کے معاشرے میں ضرورت ہے۔ مجھے یہ بات بھی بہت پسند آئی جو امام جماعت نے قرآن کریم کی ایک آیت پیش کر کے بیان کی کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو آپس کی مشترک باتوں پر اتفاق کرنا چاہئے۔ عبادت کا یہ مفہوم بھی مجھے بہت پسند آیا کہ پانچ وقت عبادت ضروری ہے لیکن اگر ساتھ مخلوق کی خدمت نہیں تو عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

ایک نرس فیونہ صاحبہ کہتی ہیں کہ امام جماعت نے دکھایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کو صحیح طور پر سمجھا نہیں گیا اور دہشت گرد غلط طور پر اسلام کے پیچھے چھپ رہے ہیں۔ پھر ایک جی پی اور چرچ کے لیڈر کہتے ہیں کہ خطاب میں نے سنا ایک راہ دکھانے والی روشنی کی طرح تھا جس نے دکھایا کہ اسلام عظیم الشان امن کا مذہب ہے۔

ایک کمپنی کی ڈائریکٹر صاحبہ کہتی ہیں ہتھیاروں کی تجارت کے متعلق خلیفہ کی باتیں مجھے بہت پسند آئیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جہاں آ کر ہمارے اخلاق ختم ہو جاتے ہیں اور بزنس کے فوائد کو ترجیح دی جاتی ہے۔ پھر کہتی ہیں دنیا کے مستقبل کے متعلق امام جماعت احمدیہ کے الفاظ اور ان کی دعا سن کر میں بہت جذباتی ہوگئی تھی کہ ہم اپنے پیچھے ایک اچھی دنیا چھوڑ کر جائیں اس کے ساتھ وہ فکرمند بھی تھے کہ کہیں ہم اپنے پیچھے معذور بچوں کی دنیا نہ چھوڑ جائیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں جماعت کو بھی توجہ دلا دوں کہ آجکل دنیا کے حالات بہت زیادہ بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور بہت دعا کی ضرورت ہے۔ بڑی طاقتیں بھی اور چھوٹے ملک بھی جنگی جنونی ہو رہے ہیں۔ جو لوگ پہلے بڑے خوش فہم تھے ان کے لیڈر اور سیاست دان اور تجزیہ نگار کہ عالمی جنگ کو دُور کی بات سمجھتے تھے وہ بھی اب کہنے لگ گئے ہیں کہ اس امکان کو ردّ نہیں کیا جا سکتا بلکہ جنگ کے زیادہ امکان ہیں اور پھر جنگ میں جیسا کہ امریکہ اور کوریا کا آجکل ہو رہا ہے مسئلہ، گو چین اب کردار ادا کر رہا ہے کہ کسی طرح حل ہو جائے مسئلہ ان کا، ایک دوسرے کو ایٹمی جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں یہ لوگ۔ اسی طرح مسلمان لیڈر بھی ظلم کر رہے ہیں اور یہاں بھی بلاک بن رہے ہیں۔ جنگوں کے میدان بہرحال وسیع ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اسی طرح جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک دفعہ ایٹمی جنگ کے سدّ باب کے لئے ایک نسخہ بھی ہومیو پیتھک بتایا تھا اس کو بھی جماعت کو چاہئے کہ اب استعمال کر لے کم از کم چھ ہفتے کے لئے۔ ایک دفعہ ایک دوائی پھر دوسری دوائی اس کا اعلان ہو جائے گا، کارسینوسن۔ ریڈیم برمائڈ۔

حضور انور نے فرمایا: پرتگال کے ایک پروفیسر ڈاکٹر پولوموریئس کہتے ہیں کہ آج ثابت ہو گیا آپ کی باتیں سن کے کہ انصاف اور امن مترادف الفاظ ہیں جن کا ایک ہی مطلب ہے اور ایک کے بغیر دوسرے کا حصول ممکن نہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ دنیا میں انصاف کی کمی ہے جسکی وجہ سے امن نہیں ہے۔

حضور انور نے کئی ایک مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات بیان فرمائے اور میڈیا کے ذریعہ وسیع پیمانے پر پیس سمپوزئم کی تشہیر اور اسلام کی تبلیغ کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا: سوشل میڈیا کے ذریعہ سے بھی 3.8 ملین کی کوریج ہوئی۔ فرمایا: جس طرح جماعت کا پیغام پھیل رہا ہے ہماری مخالفت بھی بڑھ رہی اور خاص طور پر مسلمان ممالک میں مخالفت بڑھ رہی ہے۔ الجزائر میں گذشتہ چند ماہ سے خاص طور پر بہت زیادہ مخالفت ہے اور یہ بڑھتی چلی جا رہی ہے انکے بارے میں میں دعا کیلئے بھی کہہ چکا ہوں۔

الجزائر کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں پھر پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں پھر اور دنیا میں جن ممالک میں احمدیت کے خلاف زیادہ جوش ابل رہا ہے وہاں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب کو حفاظت میں رکھے اور خاص طور پر الجزائر کے جو احمدی ہیں وہ زیادہ پرانے احمدی نہیں اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان کی مشکلات کو جلد دور بھی فرمائے۔ ☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 4 May 2017 Issue No. 18

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

☆دورہ جرمنی کے دوران مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور کے بصیرت افروز خطابات

☆ حضور انور کے خطاب کا مہمانوں پر گہرا اثر اور اُن کے ایمان افروز تاثرات

☆ پیس سمپوزیم یو.کے 2017 کا ایمان افروز تذکرہ اور مہمانوں کے تاثرات

☆ عالمی جنگ کے بڑھتے خطرات اور دعا کی تحریک، ایٹمی جنگ کے مضر اثرات سے بچنے کیلئے ہومیوپیتھی نسخہ کے استعمال کی ترغیب

☆ الجزائر اور پاکستان کے احمدیوں کیلئے خصوصی دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28/اپریل 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی مجھے دنیا کے پریس کے نمائندوں یا غیر مسلموں کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملتا ہے، سوال جواب یا بات چیت کا موقع ملتا ہے کسی نہ کسی طریقے سے براہ راست یا بالواسطہ، وہ یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں جو خوف ہے دنیا میں، اس کی کیا وجہ ہے اور یہ کس طرح دور ہوگا؟ بعض کھل کر اور بعض ڈھکے چھپے الفاظ میں یہ کہہ دیتے ہیں اور کہنا چاہتے ہیں کہ شاید اس کی وجہ اسلام کی تعلیم ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جرمنی میں ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ جرمنی میں اسلام سے خوف بڑھ رہا۔ اس پر آپ کیا ردّ عمل دکھاتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا: یہی سوال ہماری تبلیغ کے راستے کھولتا ہے کہ یہ خوف اگر بڑھ رہا ہے تو بعض مسلمان کہلانے والے گروہوں یا افراد کا اسلام کے نام پر غلط حرکات کرنے اور شدت پسند حملے کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ عین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے اور ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی پیشگوئی ہے جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم دنیا میں پھیلانی تھی اور ہمارے ایمان کے مطابق بانیٔ جماعت احمدیہ وہی موعود ہیں جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ پس ہمارا ردّ عمل تو اس تعلیم کے مطابق ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کو پھیلاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق ہیں اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں وہ اختیار کرو تبھی انسانی زندگی کی بقا ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کریں جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ جو سلامتی کا چشمہ ہے وہ ایک مسلمان سے یہی چاہتا ہے اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے کہ اسکی صفات کو اپنایا جائے اسکے اخلاق کو اپنایا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندے پر فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانے تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

پس یہ ہے وہ علم و معرفت جو قرآن کریم کی تعلیم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمائی اور یہی وہ نسخہ ہے جو دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے کے لئے ضروری ہے اور یہی وہ بات ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈال سکتی ہے اور یہی پیغام ہے جس کو جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے۔ پس اگر بعض لوگوں کے فعل یا ان کی حرکتیں اسلام کے نام پر دنیا میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرنے والی ہیں تو یہ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے بلکہ اس تعلیم سے دور ہونے کی وجہ سے ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔

پس ہم جب اس تعلیم کی روشنی میں دنیا کو امن بھائی چارے صلح اور آشتی کا راستہ دکھاتے ہیں تو بے اختیار اکثر شریف الطبع غیر مسلموں کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار میرے جرمنی کے اس دورے کے دوران بھی ہوا۔

Waldshut شہر میں مسجد بیت العافیت کی افتتاحی تقریب کے موقع پر ایک ڈاکٹر کہنے لگے کہ میری ساری زندگی یہ جستجو رہی کہ مجھے امن پسند مسلمان کہیں مل جائیں آج آپ لوگوں نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ آج مجھے یہ لوگ مل گئے ہیں۔

اٹلی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون بھی اپنے دوست کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئی۔ اس نے بتایا کہ میرا دوست اس پروگرام میں شامل ہونے سے گھبرا رہا تھا کیونکہ اسلام کے بارے میں اس کے منفی جذبات تھے لیکن پروگرام میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد اسکا اسلام کے بارے میں نظریہ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ اس نے فوراً اپنے موبائل سے اپنے کسی دوسرے مسلمان دوست کو میسج کیا کہ آج مجھے پتا لگا ہے کہ تمہارا مذہب کتنا خوبصورت ہے۔

پھر ایک مہمان نے کہا کہ یہاں آپ کی محفل سے مجھے بھی کچھ برکتوں کو سمیٹنے کا موقع ملا اور یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اگر آج میں یہاں نہ آتا تو یقینا بہت بڑی چیز سے محروم رہ جاتا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مجھے حقیقی اسلام کا تعارف حاصل ہوا جو ٹی وی میں نفرت اور تشدد والے اسلام کے بالکل برعکس ہے اور یہاں سے مجھے امن اور محبت ملی ہے اور صرف یہ نہیں کہ لفظاً امن اور محبت ملی ہے بلکہ عملی طور پر بھی یہاں ایسے انسان ملے ہیں جو نفرت نہیں چاہتے۔ حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کا جو ذاتی فعل اور عمل ہے وہ بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

ہمارے سلجھے ہوئے احمدی بچے بھی کس طرح ماحول پر اپنا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اسکا اظہار بھی ہمیں نظر آتا ہے چنانچہ ایک مہمان خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے بچوں کی احمدی بچوں سے دوستی ہے۔ جب سے ان کی احمدی بچوں سے دوستی ہے میں نے ان میں ایک مثبت اور اچھی تبدیلی دیکھی ہے۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی تھی کہ آپ کی تعلیم کیا ہے آج یہاں آنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرے بچے اچھے دوستوں کے ساتھ ہیں اور محفوظ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ خاموش تبلیغ جو بچوں کی وجہ سے ہو رہی ہے یہ احمدی والدین پر مزید ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کا معیار بڑھاتے رہیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں تا کہ ہمیشہ احمدی بچے دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والے ہوں اور ماحول کی برائیوں سے بچتے رہیں۔ یہی نیک اثرات جو ہیں آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے۔ وہی بچے جب ان بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پروان چڑھیں گے اگر یہ بچے اپنی حالتوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالے رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ انہی بچوں میں سے جو غیر مسلم بچے ہیں احمدیت میں شامل ہونے والے بہت سارے ہوں گے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دوسرے شہر آگس برگ میں مسجد بیت النصیر کے افتتاح کے حوالہ سے فرمایا: اسی طرح Augsburg دوسرا شہر ہے جہاں مسجد کا افتتاح ہوا۔ بڑا شہر ہونے کی وجہ سے یہاں سے بہت پڑھے لکھے لوگ بھی آئے ہوئے تھے سیاستدان بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک مہمان نے اپنا تاثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت ہی حسین پیغام ہے جو پہنچایا جا رہا ہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ آپ کا یہ پیغام اسلامی ممالک کے اکثر لوگوں تک پہنچے۔ اس سے زیادہ امن قائم ہوگا۔ کاش کہ مسلمان لوگ بھی مسلمان ممالک بھی اس بات کو سمجھنے والے ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہونی ہے اس میں اس کے ساتھ شامل ہو کر ان کے ممد و معاون بنیں نہ کہ روکیں کھڑی کریں اور مخالفتیں اور دشمنیاں پیدا کریں۔

ایک جرمن اسکول ٹیچر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنے اسکول کے بچوں کو اسلام کے حوالے سے ان کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتی تھی کیونکہ میڈیا میں جو کچھ آتا تھا وہ اسلام کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ آج اس پروگرام میں امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے مجھے اتنا زیادہ مواد مل گیا ہے کہ میں اپنے طلبا کو اب اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کر سکتی ہوں۔

پھر ایک خاتون نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے میں نہیں جانتی تھی کہ اسلام کی تعلیم اتنی حسین اور خوبصورت ہے۔ یہ باتیں سن کر میرے دل میں سوال اٹھتا ہے کہ اتنی حسین تعلیم کے باوجود اسلام اتنا بدنام کیوں ہو گیا ہے؟ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ کا اسلام پھیلے اور سب لوگوں تک پہنچے۔

آگس برگ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے جو کہا وہ اگر واقعی آپ کا پیغام ہے تو آپ کو بہت کامیابی حاصل ہوگی۔ یہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے یونیورسٹی میں نمائش لگانے کی پیشکش کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت پبلک میں زیادہ نمایاں ہو اور آپ کا پیغام ہر ایک کو پہنچے۔

ایک ڈاکٹر خاتون نے کہا دل کی گہرائی تک اثر کرنے والا خطاب تھا بالخصوص محبت اور امن کا پیغام۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والا بن جائے جیسا کہ اسلامی تعلیم ہے تو دنیا کہیں زیادہ حسین ہو جائے۔

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے یہ خاص طور پر بہت اچھا لگا۔ اگر ہم اس پیغام کے ایک حصہ پر بھی عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا پہلے سے بہت پرامن اور خوشگوار ہو جائے۔

پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک ترک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کی تقریب اور آپ کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسی طرح اسلام کا پیغام جگہ جگہ دیتے رہے تو عنقریب

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad